انا اوی القریۃ

والله متم نوره ولو كره الكافرون

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۲۳ | دار الامن و الامان قادیان ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۲ء | جلد ۶

فہرست مضامین

دار الامان کا ہفتہ

حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ السلام مع اہلبیت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بہمہ وجوہ تندرست ہیں اور خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ اور روحانی برکات اور جسمانی فوائد کے لیے ہر وقت کوشاں۔

(۱) حضرت حجۃ علیہ السلام آج کل جدید اردو رسالہ لکھ رہے ہیں جو طبع ہونا بھی شروع ہو گیا ہے اس رسالہ کا نام مبارک نزول المسیح ہے یہ رسالہ وہی اشتہار موعود و منذورہ ہے جسکا ذکر کسی گذشتہ اشاعت الحکم میں اور نیز دافع البلاء رسالہ میں وعدہ دیا گیا تھا۔

(۲) حضرت حکیم الامت اور مولوی عبد الکریم صاحب بھی خدا کے فضل سے تندرست ہیں۔ مولوی صاحب کی زبردست اور مشہور کتاب

خلافت راشدہ

کا دیباچہ طبع ہو رہا ہے ایک عشرہ تک اشاعت کی اُمید کی جاتی ہے

(۳) مولانا مولوی حضرت سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی آج کل امروہہ میں ہیں

معذرت

جون کے مہینہ میں الحکم کی باقاعدہ اشاعت میں جو بے ترتیبی دفتر الحکم کی تغیر کے متعلق میری مصروفیت کیوجہ سے ہوئی ہے اسنے الحکم کے سرپرستوں کو اضطراب میں ڈالا ہے جس سے میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا ہوں کہ وہ الحکم کو کسی قدر عزیز رکھتے ہیں۔ جو کچھ تفرق اور توقف ہوا ہے اسکی وجہ دفتر الحکم ہی کا سوال ہے جیسا کہ پہلے اطلاع دیجا چکی ہے جولائی کی ابتدائی تاریخوں میں دفتر بدل دیا جاتا ہے۔ اور آئندہ ۱۰ جولائی سے انشاء اللہ باقاعدہ اشاعت کا سوال حل کر دیا جاتا ہے۔ امید ہے ناظرین میری پہلی مصروفیت کیوجہ سے معذور رکھینگے

ہوگا چنانچہ خداوند کریم نے قرآن مجید
میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ذریعہ سے صاف بیان کر دیا کہ حضرت
مسیح فوت ہوگئے ہیں چنانچہ مُتَوَفِّيكَ
فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي - قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ - فِيهَا تَحْيَوْنَ
وَفِيهَا تَمُوتُونَ - وغیرہ آیات سے
اُس کی موت کی گواہی دی آنحضرت صلعم
کے ذریعہ یہ گواہی دی کہ ایک سو بیس برس
کی عمر پاکر حضرت مسیح فوت ہوگئے۔
پھر یہ بھی گواہی دیدی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سب خلفا اسی اُمت میں
سے ہوں گے اور اسیطور پر ہونگے
کہ جسطور پر پہلے انبیا کے خلفا آئے
تھے چنانچہ وہ صاف فرماتا ہے وَعَدَ
اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي
الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ - مِنْكُمْ تو صاف
بتاتا ہے کہ اسی اُمت میں سب خلیفہ
ہوں گے اور کما بھی صاف بتاتا ہے
کہ اسی اُمت میں سے پیدا ہوں گے کیونکہ پہلے
سب خلفا اسی اُمت میں ہوتے رہے -
اور نیز یہ بھی بتاتا ہے کہ وہ ایک پہلا
نبی دوبارہ خلیفہ بنکر نہ آئے گا اور یہ
بھی کہ وہ بجسمہ آسمان پر نہ ہوگا اور
نہ وہاں سے بجسمہ اُترے گا کیونکہ
پہلے خلفا میں ایسا کوئی نہیں پایا جاتا
اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے حق میں قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ
ذِكْرًا رَّسُولًا - فرما کر بتا دیا کہ کسی بشر کا
آسمان سے اُترنا اسطور پر نہیں ہوتا
کہ زندہ آسمان سے بجسمہ اُتر آئے
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی
یہ بھی گواہی دیدی کہ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ
پھر یہ بھی بیان کر دیا کہ حضرت مسیح اسرائیلی
کا اور حلیہ ہے اور حضرت مسیح موعود محمدی
کا اور حلیہ ہے۔ وغیر ذٰلک۔

دوم جو کلام الٰہی حضرت اقدس امام
آخر الزمان علیہ السلام پر اُترتی ہے
وہ اپنی پرشوکت تحدیوں اور معارف و
حِکَم اور سچی پیشگوئیوں پر مشتمل ہونے
سے بھی شہادت دے رہی ہے کہ
حضرت اقدس خلیفۃ اللہ اپنے دعویٰ میں
سچے ہیں۔

سوم تائیدات اس کثرت سے ہیں کہ
جنکا احصار مشکل ہے۔ مسلمانوں کے
مولویوں صوفیوں بلکہ خواص و عوام نے
اور آریہ برہموں سماج دھرم سماج کے
عیسائیوں وغیرہم نے اپنے ناخنوں تک
زور لگایا کہ یہ سلسلہ پامال ہوجاوے
اور اُسوقت سے یہ مقابلہ شروع کیا کہ حضرت
اقدس کے مرید اُنگلیوں پر شمار ہوسکتے تھے
لیکن بجائے اس کے کہ وہ پاک سلسلہ
مٹتا اور نابود ہوتا خداوند قدیر نے
اس قدر تائید فرمائی کہ آج قریباً [illegible] ہزار
انسان آپ کی بیعت میں داخل ہوگیا اور
معتقدوں اور حسن ظن رکھنے والوں کا
شمار نہیں کہ لاکھوں لاکھ لوگ دنیا میں
پائے جاتے ہیں اور بیعت میں رات دن
کثرت سے لگاتار داخل ہو رہے ہیں اور
جو مخالف اُٹھا وہ بالآخر تھک کر بیٹھ
گیا اور وہ مرد میدان ہرگز نہ تھکا۔
بے شمار پیشگوئیاں قبل از
وقت شائع کی گئیں اور اپنے وقت پر
ٹھیک ٹھیک پوری ہوئیں جنکی دنیا
گواہ ہے باوجود پنجابی اور اُمّی ہونے کے
خداوند کریم نے آپکی ایسی تائید فرمائی
کہ آپ نے بہت سی کتابیں عربی زبان میں
بتائید ربی تحریر فرمائیں اور صاف دعویٰ
فرمایا کہ ان کی مثل کوئی نہ بنا سکے گا خواہ
کوئی عرب ہو یا عجم ہو مولوی ہو یا صوفی
ہو۔ چنانچہ تفسیر سورہ فاتحہ عربی
اعجاز المسیح میں جو مہر علی شاہ
کے مقابلہ پر تحریر فرمائی اس میں تمام صوفیوں
مولویوں عربوں عجموں کو مخاطب کرکے
فرماتے ہیں کہ لَئِنِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ
يَأْتُوا بِمِثْلِ هٰذَا التَّفْسِيرِ لَا يَأْتُونَ
بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
ظَهِيرًا اور دوسری تفسیر سورہ فاتحہ
مسمّی بکرامات الصادقین میں بعد مطالبہ
مثلیت وَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَوَاللّٰهِ
لَنْ تَفْعَلُوا ہزار روپیہ انعام بھی
دینا چاہا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ایک عرصہ
دراز گذرنے پر ان سخت عنید مولویوں
صوفیوں عربوں سے اس اُمّی پنجابی کی
کسی کتاب کی مثل اب تک نہیں بنائی
اور یقیناً وہ بنا بھی نہیں سکتے۔ حضرت
اقدس مرزا صاحب کے مقابلہ پر بڑی
بڑی ضخیم کتابیں تصنیف کی گئیں اور
مخالفوں نے ہزاروں روپے خرچ کیے
اور اپنے عزیز وقت آپ کی مخالفت میں
تباہ کر دیے مگر کسی نے اُن قلیل الحجم
کتابوں میں سے ایک کی مثل بھی نہ بنا کر
دکھائی حالانکہ حضرت اقدس نے اپنے صدق
کا سب دارمدار عدم اتیان مثل پر رکھا
تھا اور یہ بھی صاف بتا دیا اور تحریر کر دیا
تھا کہ مثلیت کے منصف بھی انہیں کے
یعنی مخالفوں میں سے مقرر کیے جاویں گے
پس جب اس حالت میں وہ اتیان مثل سے
عاجز رہ گئے تو ہم کیونکر نہ مانیں کہ وہ کتابیں
ایک معجزہ ہیں اور نیز یہ بھی کیوں نہ مانیں
کہ حضرت اقدس کی عدم اتیان مثلیت کی
پیشگوئی صادق ہوگئی۔ جبکہ یہ دلیل حضرت
اقدس کی صداقت پر یقیناً پائی جاتی ہے
اور اسی دلیل سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبوت اور قرآن مجید کا کلام اللہ ہونا
ثابت کرتے ہیں پس ہم ہرگز تسلیم نہیں
کر سکتے کہ جو شخص حضرت اقدس کی صداقت
اس دلیل سے ثابت شدہ تسلیم نہیں کرتا
وہ آنحضرت کی نبوت اور قرآن مجید کا
کیونکر قائل ہے۔ قرآن کے قائل کے لئے حضرت
اقدس کی صداقت کے واسطے یہ کافی
دلیل ہے۔ الغرض کہ حضرت اقدس کے
ساتھ بیشمار تائیدات الٰہیہ ہیں کہ اس مختصر
سے خط میں اُن کا شمار بھی محال ہے

چہارم ہوائے مخالف کا تو یہ حال ہے
کہ ضلالت اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچ
گئی تھی اور موافق کا یہ حال ہے کہ جب
توحید کی قائم کرنے کے واسطے حضرت اقدس

آئے لوگ خود اس کے قریب آ گئے جاتے ہیں بہت سے عیسائی عیسیٰ کو ابن اللہ ماننے سے انکاری ہیں چنانچہ اسوقت دنیا میں بڑی جماعت وہی ہے جو حضرت عیسیٰ کے ابن اللہ ہونے یا خدا ہونے سے منکر ہو گئی ہے ہندوؤں میں آریہ فرقہ ایسا فرقہ نکلا کہ بُت پرستی سے صاف منکر اور توحید کا مدعی ہے۔ علی ہذالقیاس

اے میرے پیارے حافظ صاحب میں وقت کی تنگی سے اس خط کو ختم کرتا ہوں۔ اور آپ کو اسقدر نصیحت کرتا ہوں کہ آپ دنیاوی خیالات اور ملاؤں کی تقلید اور حسد وغیرہ سے خالی ہو کر سوچکر ان امور پر غور کریں اور کیا عمدہ ہو کہ آپ چند روز کے لیے یہاں آ کر کتابیں بھی مطالعہ کریں اور زبانی بھی اپنے شکوک رفع کریں اور حضرت اقدس کی صحبت کے برکات کو بھی ملاحظہ کریں اگر یہ میسر نہ ہو تو کم از کم حضرت اقدس کی چند کتابیں منگوا کر مطالعہ کریں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو بذریعہ خط بعض امور دریافت کرتے رہیں اور متواتر خداوند کریم سے دُعا مانگیں کہ خداوند تعالے آپ پر حق کو ظاہر فرماوے۔

حضرت اقدس کا ایک اشتہار جو ابھی شائع ہوا ہے ارسالخدمت ہے۔ مجھے یہ بھی شوق ہے کہ اس خط اور اشتہار مرسلہ کو پڑھکر آپ مجھے لکھیں جسمیں آپ اپنے خیال و اعتقاد کا اظہار کریں یا جو شکوک ہوں وہ تحریر کریں۔ حافظ صاحب میں اُس خدا علیم خبیر اور علی کل شئی قدیر کی حلف کھا کر کہتا ہوں کہ حضرت اقدس کی صداقت مجھپر ایسی ظاہر ہو گئی ہے کہ جیسا آفتاب نصف النہار پر ہوتا ہے حضرت اقدس کی صحبت میں رہنے سے میری ایمانی ترقی ایسی ہوئی ہے کہ موجودہ ایمان کی نسبت پہلے ایمانکو کفر صریح سمجھتا ہوں۔ بہت سے گناہ میرے اور بہت مخفی در مخفی پر اطلاع ہوئی پس آپ بھی اس وقت کو غنیمت سمجھیں اور کوشش فرماویں یہانتک کہ لہم دینہم کی بشارت پاویں خداوند کریم مجھپر اور آپ پر رحم کرے۔ والسلام

الراقم سید محمد عشر از قادیان دار الامان

ابرِ رحمت

میں اس سے پہلے کہ اس سُرخی کی نسبت جو کچھ لکھی ہے دوستوں کو توجہ دلاؤں تمہید کے طور پر دو چار باتیں سنانی چاہتا ہوں جس سے اس لطیف سرخی کی قدر معلوم ہو تو واضح ہو کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ حضرت اقدس امام ہمام محبوب ذی الجلال والاکرام اکیلے تھے اور کوئی آپ کے ساتھ نہ تھا اور دوسرا زمانہ وہ ہوا کہ براہین احمدیہ آپ کے قلم سے وہ نکلی کہ جس نے اپنی بے نظیری سے عالم کو حیران کر دیا مینے براہین احمدیہ میں جب اس آیت کلام الٰہی کو پڑھا جو آپ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی کہ کُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ تو اس کیطرف مجھے خاص دل لگی پیدا ہوئی اور اپنی اُس حالت اور دل چسپی کی وجہ سے جو تصوف میں لگی ہوئی تھی بہت کچھ غور اور فکر کیا اور متصوفین کی کتابیں بہت کچھ دیکھیں لیکن کچھ تسلی نہ ہوئی اور کسی قسم کا اطمینان جیسا کہ ہونا چاہیے تھا حاصل نہ ہوا کیونکہ متصوفین نے اس حدیث کے معانی و شروح میں بڑی بڑی ضخیم کتابیں اور لمبے چوڑے مضامین لکھے آخر کار مینے سوچا کہ اب یہ حدیث حدیث نہیں بلکہ یہ ایک آیت آیات الٰہیہ میں سے ہو گئی ہے اور اس نے خدا کیطرف سے محدث و مرسل پر نازل ہو کر وحی متلو کا رنگ اختیار کر لیا پس اس کے معنی اُسی سے دریافت کرنے چاہییں کہ جو مامور و مرسل اور تمام مرسلوں کی صفات کا جامع ہے پس مینے ایک روز حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کنت کنزا الخ کے معانی میں صوفیانے اور نیز دیگر علماء نے بہت کچھ زور لگائے آپ فرماویں کہ اس جملہ مبارک کے کیا معنے ہیں فرمایا آسان معنی اس کے یہی ہیں کہ جب دنیا میں ضلالت اور گمراہی اور کفر و شرک اور بدعات و رسومات

مخترعات پھیل جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس تک پہونچنے کی راہیں گم ہو جاتی ہیں اور دل محبت اور خشیت اللہ سے خالی ہو جاتے ہیں تو ایسے وقت اور ایسے زمانہ میں خدا تعالے مخفی خزانہ کیطرح ہو جاتا ہے تو اس کے بعد خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ میں پھر دنیا پر ظاہر ہوں اور دنیا مجھے پہچانے تو خدا تعالے کسی اپنے بندہ کو اپنے بندوں میں سے چن لیتا ہے اور اسکو خلعت خلافت عطا فرماتا ہے اُسی کے ذریعہ سے وہ شناخت کیا جاتا ہے وہ پسندیدہ اور برگزیدہ بندہ خدا تعالیٰ کی محبت از سر نو خالی دلوں میں بھرتا اور اُسکی معرفت کے اسرار لوگوں پر ظاہر کرتا ہے ہر ایک زمانہ میں ابتدائے آفرینش سے یہی سنۃ اللہ اور یہی طریقہ رہا ہے بالآخر ہمارے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا کہ لوگ معرفت الٰہی کو کھو بیٹھے صفات الٰہی میں کچھ کا کچھ اپنی طرف سے تصرف کیا اسماء اللہ سے غافل ہو گئے اُسکی کتابوں اور صحیفوں کو ترک کر بیٹھے اُس کے ند اور شریک بنا لیے پس خدا تعالیٰ پوشیدہ خزانہ کیطرح ہو گیا تو خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی معرفت اور محبت دیکر بھیجا تاکہ دنیا کو راہ راست پر لگایا جاوے پس اسی واسطے ہم تحریر سے تقریر سے توجہ سے دعا سے اپنے چال چلن سے پر ہیبت پیشگوئیوں اسرار غیب سے جو خدا نے ہمیں عطا کیے اور معارف و حقائق و دقائق قرآنی سے ہدایت دن لگے ہوے ہیں اور ہم کیا خدا تعالیٰ نے ہمارے سب کاروبار اور اعضا اور ہاتھ اور زبان اور ایک حرکت و سکون کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے جسطرح اُسکی مرضی ہوتی ہے وہ ہمیں چلاتا ہے اور ہم اسی طرح چلتے ہیں ہمارا ہمیں کچھ اختیار نہیں ؎

خود کُنی و خود کنانی کار را
خود دہی رونق تو آں بازار را
بر کسے چوں مہربانی می کنی
از زمینی آسمانی می کنی

پس براہین کے بعد حضرت اقدس کی بتائید الٰہی

اسّی کے قریب کتابیں اور ایک لاکھ سے زیادہ اشتہار نکلے اور بعض وہ عربی کتابیں کہ جنکی نظیر لانے سے ہر طبقہ اور ہر مذہب کے انسان عاجز رہے مجھے یاد ہے کہ نور الحق کتاب عربی زبان میں لکھنے کے لیے آپ آمادہ ہوئے تو آپکو مسجد مبارک میں صبح کی نماز کے بعد کہ خاکسار آپ کی کمر اور پیر اور گردن دبا رہا تھا یہ وحی ہوئی

ان کنتم فی ریب مما ایدنا عبدنا فاتوا بکتاب من مثلہ

اسی وقت آپ نے یہ وحی ہمکو سنائی اور بشارت دی کہ اس کتاب کی مثل کوئی پیش نہیں کر سکتا خواہ دنیا جمع ہو جاوے اس وقت مولوی سید محمد احسن صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب اور چار پانچ اور صاحب بھی موجود تھے اور حضرت اقدس کے خدام کے اشتہاروں اور رسالوں کی تو کوئی حد نہیں ہے اور رسالوں کا سلسلہ جاری ہے آپ نے بارہا فرمایا کہ عبادات مفروضہ کے بعد عبادت اور وظیفہ یہی ہے کہ انسان خدا کے بندوں کی بھلائی اور ہدایت کے لیے کھڑا ہو تقریر سے خواہ تحریر سے خدا کا منشا یہی ہے خدا کی مرضی اسی میں پائی جاتی ہے مخالفوں کے کتنے اشتہار و رسالے شائع جائیں گے اور یہ سلسلہ مبارک باقی رہجائیگا۔ جب براہین کے سوا اور کوئی کتاب نہ تھی میں نے ایک خواب دیکھا کہ حضرت اقدس ایک وسیع مکان میں بیٹھے ہیں اور چاروں طرف آپ کے صدہا و ہزارہا کتابوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور آپ زور سے فرما رہے ہیں کہ لوگ یوں نہ مانیں گے اس تحریر اور مطبع خانہ کے ذریعہ سے منوائیں گے سو خدا تعالیٰ نے میرے خواب کا ظہور مجھے اور سب کو دکھایا کہ کسقدر تالیفات کا سلسلہ احمدی گروہ میں جاری ہے۔ پس اسی لحاظ سے کہ میں بھی خدا کا بھروسہ اختیار کرکے چاہتا ہوں کہ خدا کی مرضی کے مطابق ایک کتاب لکھوں جس کا نام ابر رحمت ہو اور وہ اس امام کے منجانب اللہ اور مبعوث ہونے اور آپ کے دعاوی اور حقیت کی صداقت میں ہو اور اسمیں آپ کے خصائل اور سوانح اور پہلے حالات اور ابتدائی واقعات سے لیکر آجتک جو کچھ بیان کیے جاویں اور وہ حالات بھی جو دیکھنے کی زبانی معلوم ہوے یا دوستوں سے سنے گئے اور آپ کے اخلاق و عادات اور سیرۃ کیطرف اور کمالات اور آپ کی سچائی کی حقیقتیں اور آپ کی سخاوت اور کرم اور حرکات و سکنات اور طرز عبادات اور معاشرت اور آپ کے صبح کے حالات شام کے حالات اور تقریر اور تحریر پر بحث کی جاوے اور دنیا کو آپ کی سچائی اور ہونیکی حقیقت کا اظہار کر دیا جاوے اور ہر ایک امر کی علحدہ علحدہ سرخیاں ڈالکر کا تشریح نصف النہار دکھا دیا جاوے کہ آپ صادق اور تمام انبیا و مرسلین کے نمونہ ہیں اور آپ کے وجود سے تمام نبیوں اور رسولوں کی صداقت ثابت ہوتی ہے خدا کی ہستی کے آپ زندہ ثبوت ہیں آج اگر دنیا میں آپ کا وجود نہ ہوتا تو خدا تعالے کی پرستش کرنے والا ایک فرد بھی انسانوں میں سے نہ ملتا۔ اگرچہ کتاب بڑی ہے لیکن میں نے رفاہ عام اور تبلیغ حق کے لیے ۴ر فی نسخہ قیمت رکھی ہے۔ جو صاحب اس کتاب کے لینے کی خواہش رکھیں وہ صاحب ہمارے پاس بطور پیشگی قیمت روانہ فرما دیں تا کہ درخواست خریداروں کی تعداد معلوم ہو جاوے اور مجھے اس کے چھپوانے کے لیے سرمایہ میسر ہو جاوے اس کتاب میں بہت سے حالات حضرت کے اور ایک مجموعہ الہامات کا درج ہوگا اور وہ مسائل بھی درج ہونگے جنکی ہماری جماعت کو روزمرہ ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے اس کتاب میں کچھ تجارتی فائدہ مدنظر نہیں بلکہ یہ بات پیش نظر ہے کہ حق کی تبلیغ ہو اور سچائی دنیا میں پھیلے اس سے کوئی بڑی چیز نہیں۔ والسلام

خاکسار محمد سراج الحق نعمانی جمالی
از دار الامان قادیان

بیعت

کرم بخش صاحب ۔ ریاست نابھا ۔ پنجاب
کریم بخش صاحب ساکن دھولن ضلع سیالکوٹ تحصیل ظفروال
عبد اللہ صاحب " زوجہ کریم بخش صاحب "
غلام قادر صاحب " والدہ حسین بخش صاحب "
امام بخش صاحب " زوجہ " "
میاں محمد بلند صاحب " اللہ دتا صاحب "
الہی بخش صاحب " فقیر اللہ صاحب چوکیدار "
کرم الدین صاحب " ابنہ "
حاکم الدین صاحب " ابنہ "
ابنہ "
ابنہ "
رکن الدین صاحب معہ زوجہ و دختر ساکن فیروز والہ ضلع گجرانوالہ ۔
مولا بخش صاحب ۔ مالیر کوٹلہ ۔
نیاز بخش صاحب ۔ گوجرانوالہ ۔
بی بی خاتن ۔ سکال گھر تھانہ چکوال ضلع جہلم
سید نذیر حسین صاحب ۔ محلہ مہاجری فتح پور بسوہ ۔
نور محمد صاحب ۔ سیالکوٹ شہر
اللہ دین صاحب " امام الدین صاحب "
مہر بخش صاحب امام الدین صاحب "
مراد شاہ صاحب مستری چراغ الدین صاحب "
عبد الرحمن صاحب ۔ انار کلی لاہور
محمد اسمٰعیل صاحب " زوجہ سلطان بخش "
منشی برکت علی صاحب ۔ منٹگمری ۔
اہلیہ و دختر مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار ۔ پشاور ۔
محمد نذیر صاحب ولد نور محمد صاحب سیکرٹری انجمن اخوان الصفا ۔ بٹالہ ۔
محمد شریف صاحب "
شہ مینے خانصاحب خاں تھانہ بنگہ ضلع جالندھر
میاں کوڑا صاحب "
نبی بخش صاحب حلاق "
زوجہ نواب خانصاحب مالیر کوٹلہ
~~محمد عبد العزیز خانصاحب کوٹھی نواب صاحب مالیر کوٹلہ~~ مصنوری ۔

ایک ظل ہی ہیں انسان کسی امر کے قبول کرنے کیلیے مکلف نہیں ہو سکتا جس کا باطنی شریعت کے نقوش میں نام و نشان نہ ہو اور باطنی شریعت ہمکو صرف یہ سکھلاتی ہے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے مگر اس کا مثلث یا مربع ہونا اور تین اقنوم سے مرکب ہونا یہ ایک ایسا امر ہے کہ انسانی فطرت پر کوئی نقش اسکا نمایاں نہیں یہی وجہ ہے کہ گو انسانوں نے بیہودہ حیلہ جوئیوں کے طور پر ہزارہا لکھو کہا دیویاں اور دیوتے اپنی طرف سے تراش لیے ہیں مگر باوجود اس کے پھر بھی انکو ماننا پڑا کہ خدا ایک ہے۔ پس کیا وجہ کہ باوجود اسقدر وسیع فکر کے دلوں نے کثرت معبودوں پر آرام نہ کیا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ صحیفہ فطرت نے انکو اس بات کے لیے مجبور کیا کہ وہ خدائے واحد کو مان لیں ✦

نبیوں کی کتابوں کی شہادت

اب جبکہ قانون قدرت اور صحیفہ فطرت دونوں تثلیث کے منکر ثابت ہوئے تو یہ دیکھنا باقی رہا کہ نبیوں کی پاک کتابوں کی کھلی کھلی کیا تعلیم ہے میری دانست میں بائبل نے باوجود صدہا تغیر تبدل کے جو اس میں واقع ہوئے توحید کی تعلیم کو ایسے پورے طور پر انجام دیا ہے کہ توریت سے ملاکی نبی تک تمام کتابیں توحید کی تعلیم پر زور دے رہی ہیں اور اس سے پر ہیں نمونہ کے طور پر دیکھو توریت۔ خروج [illegible] دانیال [illegible] یسعیا [illegible] و یسعیا [illegible] د [illegible] یرمیاہ [illegible] ہوسیع [illegible] زبور [illegible] نحمیاہ [illegible] تواریخ کی پہلی کتاب [illegible] ایسا ہی اور صدہا مقامات پر ان کتابوں میں کھلی کھلی توحید کی تعلیم ہے اور اگر انجیل کی تعلیموں کو دیکھا جائے جس کے محرف کرنے میں سخت کوشش کی گئی ہے تو ان میں بھی کھلی کھلی تعلیم توحید کی ہی ثابت ہوگی اور تثلیث کا نام و نشان نہیں ہوگا ایک شخص جو خدا سے خوف کرتا اور کوئی حصہ حیا اور انصاف کا اپنے اندر رکھتا ہے وہ اگر ان تمام کتابوں کی کھلی کھلی تعلیم جو توحید کے بارے میں ہے ترازو کے ایک پلہ میں رکھے اور دوسرے پلہ میں عیسائی مذہب کے وہ توہمات رکھے جو بعض پیشگوئیوں کے غلط معنوں سے یا انجیل کے بعض ان فقروں سے جو استعارات کے رنگ میں ہیں بنائے گئے ہیں اور پھر ایک نظر اس ذخیرہ پر ڈالے جو توحید کا ذخیرہ ہے اور ایک نظر ان چند توہمات پر جو حضرت مسیح کے خدا بنانے کے لیے تراشے گئے ہیں تو میری دانست میں وہ نہایت آسانی سے سمجھ جائے گا کہ خدا کی کتابوں سے یہ اُمید رکھنا کہ تثلیث ثابت ہو یہ ایسی ہی اُمید ہے کہ جیسے کوئی شخص ایک پھونک مار کر آفتاب کی روشنی دور کرنا چاہے کیا کوئی شخص یہ بات سنا سکتا ہے کہ جس صفائی اور تصریح اور تاکید اور بار بار کی وصیت سے صدہا مرتبہ توریت اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں توحید کیطرف بلایا گیا ہے وہی صفائی اور تصریح اور تاکید اور بار بار کی وصیت تثلیث کے بارے میں بھی پائی جاتی ہے حاشا و کلا ہرگز ہرگز نہیں اور اگر یہ تاکید پائی جاتی ہے تو میں سب سے پہلے قبول کروں گا ورنہ ہمیں نہیں چاہیے کہ خدا سے بیخوف ہو کر محض توہمات کی بنیاد پر ان دلائل کو پھینک دیں جو قطعیۃ الدلالۃ ہیں اگر توہمات سے ہی کام لینا ہے تو پھر ان ہندوؤں کا کیا گناہ ہے جو راجہ رامچندر صاحب اور راجہ کرشن صاحب کو خدا بنائے بیٹھے ہیں اس قسم کے خداؤں کی دنیا میں کمی نہیں۔ یہ کسقدر ظلم کہ دوسروں کے حق میں ابن اللہ وغیرہ ہونیکے الفاظ یا اسی قسم کے اور استعارات جو بائبل میں موجود ہیں پائے جائیں تو وہ لوگ سب انسان رہیں کوئی خدا نہ بنے لیکن جب وہی الفاظ بلکہ ان سے کمتر یسوع مسیح کے حق میں سمجھے گئے یا خیال کیے گئے اور وہ بھی صرف اعتقادی طور پر نہ قطعی فیصلے سے تو ان سے حضرت مسیح خدا بنگئے اگر اسی طرح کسی کو خدا بنا سکتے ہیں تو گو تانبے سے سونا بنانا محال ہے ہو مگر خدا بنانے کا نسخہ نہایت سہل ہے لیکن کیا تم ایسے خدا پر بھروسہ کر سکتے ہو جسکو تم نے خود بنایا۔ !

اب جبکہ خدا کی کتابوں سے بھی تثلیث کا کچھ پتہ نہ چلا تو آؤ ہم یہ بھی دیکھ لیں کہ کیا اہل کتاب کی کثرۃ رائے نے تثلیث کو صحیح عقیدہ قرار دیا ہے ظاہر ہے کہ بائبل کے اول وارث یہودی تھے اور ان میں ایک مستقل اور کامل شریعت لانے والا موسیٰ تھا جسنے نہ صرف توریت کو بنی اسرائیل کے حوالہ کیا بلکہ خود مفسرین کو اس کے تمام معنی سمجھا بھی دیے اور توریت کی ہر ایک کتاب میں توحید کی تعلیم پر زور دیا گیا اور سخت تاکید کی گئی کہ ان تعلیموں کو حفظ کرو اور اپنی آستینوں اور اپنی چوکھٹوں اور اپنے دروازوں کی پیشانیوں پر لکھو اور انکو ڈرایا گیا کہ اگر تم ان تعلیموں کو بھولوگے تو طرح طرح کی بیماریوں اور زہرناک پھوڑوں اور پھنسیوں اور دوسری آفات ارضی و سماوی سے ہلاک کیے جاؤگے اور تم دیوانہ اور مجذوم ہو کر مروگے اور تعلیم پر توجہ دلانے کے لیے صرف دھمکی ہی نہیں دی گئی بلکہ اُمیدیں بھی دلائی گئیں اور علاوہ اس کے یہ بھی انتظام کیا گیا کہ چودہ سو برس تک ان میں سلسلہ نبوۃ برابر چلا آیا ان پر بے نبی کی کوئی زمانہ نہ آیا اور خود حضرت موسیٰ نے انکو اپنے مرنیکے وقت بیوہ عورت کیطرح نہیں چھوڑا بلکہ خدا کے حکم سے بلا توقف یشوع نبی کو اپنا قائمقام کر دیا اور پھر یہ سلسلہ نبیوں کا ایسا برابر ان کی محافظت کرتا آیا کہ دنیا میں اسکی کوئی بھی نظیر نہیں۔ خدا اپنے تعصبوں سے خالی ہو کر سوچو کہ کیا ممکن تھا کہ یہودی توریت کی تعلیم کو جو توریت کی

اصل مقصود تھا جس کو انھوں نے صدہا نبیوں کی معرفت سنا تھا اور جس کی نسبت ہمیشہ ان کو تازہ بتازہ سبق ملتا تھا اور جس پر عملی طور پر ان کے باپ دادے پابند چلے آتے تھے ایسا بھول جاتے کہ تثلیث اور کفارہ سے بالکل انکاری ہو جاتے۔ خدا کی ذات اور اور صفات کی نسبت جو توریت کی تعلیم تھی وہ صرف قصوں کے رنگ میں توریت مین نہین تھی بلکہ یہودیوں کے دلوں مین ڈالی گئی تھی۔ ان کے بچے اور بوڑھی عورتیں بھی اس تعلیم سے خبر رکھتی تھیں +

جب کہ تثلیث اور کفارہ مسیح سے انکار کرنا ایسا سخت کفر ہے کہ جس کے ترک کرنے میں ابدی جہنم کی سزا ہے تو کیونکر خیال میں آسکتا ہے کہ نبیوں نے اس عقیدہ کی تعلیم کو گول مول بیان کیا ہو کہ اس صورت میں بڑا فرض ان کا تو یہی ہونا چاہیے تھا کہ وہ بار بار ایسے عقیدہ کو کھول کھول کر بیان کرتے اور کوئی ایسا لفظ منہ پر نہ لاتے جو عقیدہ کے منافی ہوتا پس یہ انھوں نے کیا کیا کہ تمام کتابوں کو توحید کی تعلیم سے بھر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صرف توحید ہی یہودیوں کے ذہن نشین ہو گئی۔ اگر نبی لوگ تثلیث کی مسلسل تعلیم دیتے چلے آتے اور اپنی بعثت کی علت غائی اسی کو ٹھیراتے تو کیونکر ممکن تھا کہ یہودی اس تعلیم سے بے خبر رہ سکتے جبکہ اصل مدار نجات کا تثلیث اور خون مسیح تھا تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ موسیٰ اور دوسرے نبیوں نے اس اہم مسئلہ کو کیوں چھپایا اور شائع نہ کیا اور اگر شائع کیا تھا تو کیا وجہ کہ توریت میں اس تعلیم کا نام و نشان نہیں پایا جاتا اور کیا وجہ کہ یہودیوں کے تمام فرقے اس تعلیم سے ایسے بیخبر رہے جیسا کہ ایک مسلمان کا بچہ ہندوؤں کے دیوتا اور پوجا کے طریقوں اور بت پرستی کے منتروں سے بیخبر ہوتا ہے۔ یہ بات کسکو معلوم نہیں کہ یہودی نہ آج سے بلکہ قدیم سے تحریر اور تقریر کے ذریعہ سے یہی گواہی دیتے آئے ہیں اور اب بھی دیتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں تثلیث اور کفارہ کا نام و نشان نہیں اور نہ خدا کے دنیا میں مجسم ہو کر آنیکی ان کو اُمید دلائی گئی ہے۔ فرض کیا کہ یہودی فاسق تھے ظالم تھے خونی تھے لیکن اسقدر بے انصافی نہیں چاہیے کہ ہم یہ رائے ظاہر کریں کہ انھوں نے اتفاق کر کے تثلیث اور کفارہ کی تعلیم کو جو ان کے ایمان کا مدار ہونی چاہیے تھی توریت میں سے نکال دیا اور بجائے اس کے ایک سادہ توحید جو بالکل قرآن کے موافق ہے توریت میں لکھدی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ہزاروں اختلافات کے جو یہودیوں میں پائے جاتے ہیں اس بات میں ان کے تمام فرقے متفق ہیں کہ کبھی ان کو تثلیث اور کفارہ کی تعلیم نہیں دی گئی۔ ان دنوں میں کئی فاضل یہودیوں سے خط و کتابت کر کے انسے یہ امر استفسار کیا گیا کہ آپ لوگوں کو جیسا کہ انجیل سے انکار ہے ویسا ہی قرآن سے بھی ہے۔ اس لیے ہم آپکو قسم دیکر پوچھتے ہیں کہ کیا خدا کے بارے میں توریت کی تعلیم عیسائیوں کے مسئلہ تثلیث اور کفارہ سے مشابہ ہے یا قرآن کی تعلیم سے مشابہ تو انھوں نے بڑی صفائی سے جواباً خطوط بھیجے اور تحریر کیا کہ توریت میں خدا کے بارے میں سراسر توحید کی تعلیم ہے ایک حرف بھی توریت کی تعلیم کا ایسا نہیں ہے کہ تثلیث اور کفارہ پر دلالت کرتا ہو اور لکھا کہ وہ تعلیم قرآن کی تعلیم کے بالکل موافق اور تثلیث اور کفارہ کی تعلیم سے بالکل مخالف اور منافی ہے اور تسلی دلائی کہ توریت موجود ہے اور نبیوں کی تمام کتابیں موجود ہیں خود دیکھلو کہ ان میں تثلیث اور کفارہ کی تعلیم کہاں اور کدھر ہے۔ وہ چٹھیات ابھی ہمارے دفتر میں موجود ہیں اور خود یہودی ہمارے اس برٹش انڈیا میں بکثرت پائے جاتے ہیں ہر ایک براہ راست دریافت کر سکتا ہے۔

بیشک ایک خدا خوف اور طالب حق آدمی کو اس موقعہ پر غافلانہ طور پر نہیں گذرنا چاہیے۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ الٰہی مدرسہ میں سب سے پہلے تعلیم پانے والے یہودی ہیں جو خدا کی قوم کہلاتے رہے ہیں پس اس سے زیادہ دنیا میں کونسا حیرت افزا واقعہ ہوگا کہ باوجود اسکے کہ توریت کی تعلیم کو تازہ کرنے کے لیے چودہ سو برس تک متواتر نبی آتے رہے اور کثرت انبیا کی وجہ سے کسی اجتہاد کی بھی حاجت نہ ہوئی مگر پھر بھی یہودی تثلیث اور کفارہ کے مسئلہ سے بیخبر رہے اگر یہی مدار نجات تھا تو ان صدہا نبیوں کی زندگی پر افسوس ہے جو یہودیوں کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے اور پھر ان کو اصل تعلیم سے بیخبر رکھتے رہے کیا یہ مقام غور نہیں کہ یہودیوں میں ایک بھی کوئی ایسا فرقہ نہیں کہ جس نے ایک ذرہ گمان بھی کیا ہو کہ ان کی نجات تثلیث اور کسیکی صلیبی موت پر موقوف ہے پھر میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر عیسائیوں کے فرقے سب کے سب تثلیث کے قائل ہوتے تب بھی ایک عیسائی کو خوش ہونے کے لیئے کوئی بات ہاتھ میں آتی مگر اب عیسائیوں کے لیے کسقدر تنگی اور ناخوشی کا مقام ہے کہ اندرونی شہادت نے بھی نیز خدا کی حجت پوری کر دی اور قرآن شریف کے نزول کے زمانہ میں بھی وہ فرقے موجود تھے جنکا قرآن شریف میں ذکر موجود ہے۔

اب جبکہ قانون قدرت اور صحیفہ فطرت اور یہودیوں کی پاک کتابوں اور یہودیوں کی اتفاق رائے اور خود عیسائیوں کے بعض فرقوں کی شہادت سے بھی ثابت ہوا کہ تثلیث اور کفارہ مسیح کا مسئلہ نہ عقل سے ثابت ہے اور نہ نقل سے

مسیح کی ولادت آدم کی ولادت سے بڑھ کر نہیں۔

تو اب پانچواں امر یہ دیکھنا باقی رہا کہ کیا حضرت مسیح میں کوئی ایسی خاص بات ہے جس سے ان کی نسبت خدائی کا گمان پیدا ہو سکتا ہے سو جہاں تک انسانی طاقتیں زور سے گواہی دے سکتی ہیں ہم اس گواہی کو پوری بصیرت اور پورے زور سے ادا کرتے ہیں کہ کوئی بھی امر ایسا نہیں جس سے حضرت مسیح کی کوئی خصوصیت ثابت ہو جو اُن کی خدائی کا گمان پیدا کرتی ہو ہاں بار بار اُن کی ولادت کو پیش کیا جاتا ہے مگر ہم تو اُس پہلے انسان کو بھی خدا نہیں کہہ سکتے جس کے باپ اور ماں دونوں نہ تھے اور ہم روز دیکھتے ہیں کہ صدہا کیڑے بغیر ذریعہ ماں باپ کے پیدا ہوتے رہتے ہیں تو کیا ہم انکو خدا قرار دیدیں یا خدا کے بیٹے سمجھ لیں کیا کریں ہماری دانست میں قرآن نے حضرت مسیح اور اُن کی ماں پر ایک بڑا احسان کیا ہے جو چھ سو برس کے بہتان کو اپنی تصدیق سے رد کر دیا اور حضرت مسیح کی ولادت کو اسطور سے مان لیا جس سے حضرت مریم کی پردہ پوشی ہو گئی ورنہ یہودی اصل ولادت کی نسبت جو کچھ کہتے ہیں وہ اس لائق نہیں کہ اسجگہ اُس کا ذکر بھی کیا جائے غرض حضرت مسیح کی ولادت میں کوئی خصوصیت نہیں بلکہ یونانی اور ہندی طبیبوں نے اس کی نظیریں دی ہیں کہ کبھی انسان محض ماں کے مادہ سے بغیر باپ کے نطفہ کے پیدا ہو سکتا ہے۔

ابن اللہ کی حقیقت

ہاں شاید کوئی یہ کہے کہ حضرت مسیح کا اپنے تئیں ابن اللہ کہنا انکی خدائی کی دلیل ہے تو اسکا یہ جواب ہے توریت صدہا خدا کے بیٹوں سے بھری پڑی ہے بلکہ یعقوب کی نسبت یہ فقرہ ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ پہلوٹا بیٹا ہے اور صرف خدا کے بیٹوں کا ذکر نہیں بلکہ بعض جگہ تو خدا کی لڑکیوں کا بھی ذکر ہے اور ایک آیت میں یہ بھی ہے کہ تم سب خدا ہو اب اس بات کا کون فیصلہ کرے کہ وہ تمام بیٹے غیر حقیقی تھے مگر مسیح خدا کا حقیقی بیٹا تھا اصل بات یہ ہے کہ عیسائیوں نے اس خیال میں بہت دھوکا کھایا ہے عارف جانتے ہیں کہ یہ عادت الٰہی ہے کہ خدا اپنے جن خاص بندوں سے پیار کرتا ہے کبھی ایسے الفاظ اُن کے حق میں بیان کر دیتا ہے کہ ایک جاہل ان الفاظ کو دستاویز پکڑ کر بآسانی اُن کو خدا بنا سکتا ہے آدم کو بھی انجیل میں خدا کا بیٹا لکھا ہے پس کیا وہ درحقیقت خدا کا بیٹا ہے۔ پہلا مقدمہ تو یہی پیش آیا ہے ذرا اسکا تو فیصلہ کرو۔

قرآن کریم کے الفاظ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں

یہ تو ان انبیا کا حال ہے جنکا ذکر توریت میں ہے اور اگر اسی طرح کوئی خدا بن سکتا ہے تو ہم اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف کی رو سے بآسانی ٹھہرا سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ اُن کے حق میں فرماتا ہے **ید اللّٰہ فوق ایدیھم** یعنی یہ خدا کا ہاتھ ہے جو تمہارے ہاتھوں پر ہے اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے اور پھر ایک اور آیت میں فرمایا ہے **قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعًا** یعنی کہہ اے میرے بندو تم رحمت الٰہی سے نومید مت ہو تمہارے سب گناہ بخشے جائیں گے۔ اب اس آیت میں تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے قرار دیا گیا اور نہ صرف یہی بلکہ انکو گناہ بخشنے کا اختیار بھی دیا گیا اب بتاؤ اس سے زیادہ نقلی طور پر خدائی کا اور کیا ثبوت ہوگا اسی طرح اور بہت سی آیات قرآن شریف کی ایسی ہیں کہ اگر چاہو تو ان آیات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدائی ایسی صفائی سے ثابت ہو سکتی ہے کہ اُن کے مقابل پر حضرت مسیح کا ابن اللہ ثابت کرنا ایک باطل خیال ہے اور نہ صرف یہی بلکہ غلبہ اور قدرت جو الوہیت کی ضروری صفت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں ہی پایا جاتا ہے اس بات کو غور کر کے دیکھو کہ جب آنجناب نے دعوی نبوت کیا تو تمام قومیں آپ کی دشمن ہو گئی تھیں کیونکہ آپ دنیا کی تمام قوموں کو اسلام کی طرف دعوت کرتے تھے اس لیے تمام قوموں نے آپ کے نابود کرنے کا ارادہ کیا اور ایذا رسانی میں کسی نے کمی نہ رکھی بلکہ بعض بادشاہوں نے بھی کوشش کی کہ آپ کو گرفتار کر کے قتل کر دیں جسمیں وہ نامراد رہے پھر وہ کیا راز تھا جسکی وجہ سے آپ تمام دنیا کے حملوں سے بچتے رہے ؟ وہ آپ کی روح کا خدا سے ایک عمیق در عمیق تعلق تھا جو کسی انسان کو اُس کی مانند نہ ہوا اور نہ ہوگا۔ آپ خدا کے لیے عزت مند تھے اور خدا آپ کے لیے۔

یہودا حواری نے صرف تیس روپے لیکر حضرت مسیح کو گرفتار کرا دیا جس سے ظاہر ہے کہ حواریوں پر حضرت مسیح کے تقوے کا کیا اثر تھا لیکن آنجناب کے اصحاب چونکہ آپکو بالکل خدا کا مظہر دیکھتے تھے اس لیے برعکس یہودا حواری کے انھوں نے اپنے گھروں کے تمام عزیز مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے رکھدیے اور انھوں نے اپنے پاک نبی کے سامنے وہ صدق دکھلایا جس کی نظیر دنیا میں ملنا مشکل ہے کون اس یقین کے سمندر کی پیمائش کر سکتا ہے جو ان کے دلوں میں موجیں مار رہا تھا گویا وہ آنحضرت کے چہرہ میں خدا کا چہرہ دیکھتے تھے مگر معلوم نہیں کہ حواریوں کے دلوں میں حضرت مسیح کی نسبت کیا خیالات تھے جو پطرس جیسے بہشت کی کنجیوں کے مالک نے بھی

نہ ایک دفعہ بلکہ تین دفعہ حضرت مسیح پر لعنت بھیجی ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لیے ایک دنیا نے منصوبے کیے لیکن کچھ بھی نقصان نہ کر سکے بلکہ جس نے سر اٹھایا وہ ہی مارا گیا چنانچہ جب بدبخت خسرو پرویز شاہ ایران آنجناب کے خون کا پیاسا ہوا اور اپنے سپاہی گرفتاری کے لیے روانہ کر دیے تو ایک رات بھی اُس پر گذرنے نہ پائی کہ خدا نے اُس کی خبر لے لی حالانکہ ثابت نہیں کہ آپ نے اُس کی ہلاکت کے لیے کوئی دعا بھی کی ہو بلکہ جب سپاہیوں نے پکڑنے کے لیے پیغام پہونچایا تو آپ نے انھیں فرمایا کہ یہ میرا کام نہیں ہے اسکا جواب خدا تعالیٰ دیگا تب دوسری صبح کو کہہ دیا کہ آج میرے خداوند نے رات کو تمھارے خداوند کو قتل کر دیا دیکھو مظہر الوہیت اسے کہتے ہیں کہ ایک تو خسرو پرویز نے آپ کی گرفتاری کا ارادہ کیا اور دوسری طرف آسمانی حکم سے بلا توقف ملک الموت اُس کی جان لینے کے لیے ایران میں پہنچ گیا۔

اس واقعہ کے مقابل پر جب ہم حضرت مسیح کی گرفتاری کا واقعہ دیکھتے ہیں تو نہایت افسوس سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ یسوع مسیح کی ساری رات کی دعاؤں کا کچھ بھی اثر نہ ہوا ناحق بے آرام رہے اور نیند بھی ضائع کی اور صبح ہوتے ہی اُنکی گرفتاری کے لیے رومی سلطنت کا ایک سپاہی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ آیا اور یسوع مسیح کو گرفتار کر کے دن کے دس بجنے سے پہلے ہی حوالات میں جا کر داخل کر دیا گیا یہی خدائی تھی جسکا یہ انجام ہوا۔ ہم کسی شخص کا خدا سے کامل تعلق کس طرح اور کیونکر سمجھ لیں جب تک خدا کا فضل امتیاز کے ساتھ اسی دنیا میں اُس پر نہ دیکھ لیں مسیح وہ شخص ہے کہ جس نے دعائیں کیں اور باقرار حضرات مسیحیان وہ دعائیں قبول نہ ہوئیں اور حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ مرد خدا ہے کہ جس کی تائید بغیر دعا کے بھی ہوتی رہی یہی وجہ ہے کہ جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اس مرد کی تائید میں خدا کی مددیں بارش کیطرح برس رہی ہیں تو وہ اُس پر فدا ہو گئے اور بھیڑ بکری کی طرح اُس کی راہ میں ذبح کیے گئے اور صدق سے جانیں دیں اور اگر خدا کے دین میں کسی انسان کی پرستش جائز ہوتی تو وہ دنیا کی سب مصنوعی خداؤں میں سے اسی برگزیدہ کو بڑا خدا سمجھتے جس ادب اور اطاعت کو انھوں نے ہمارے سید نبی اللہ کی نسبت اختیار کیا کبھی سوتی کی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ مسیح کو دیکھنا نصیب ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے مقابل پر حواریوں کی ایمانی کیفیت دیکھنی ہو تو یہودا کا نمونہ بار بار غور کر کے دیکھو اور اگر یہ نہیں تو حواریوں کے سردار پطرس کی آخری گواہی انجیل میں پڑھ لو۔ یاد رہے کہ حواریوں کے یہ ناحق کے خوف تھے یہود نے کبھی انکو ایک طمانچہ بھی نہیں مارا تھا اور خود وہ لوگ حضرت مسیح کی اپنی ہی قوم کے تھے اور وہ بھی بباعث گم ہو جانے اکثر فرقوں کے بہت تھوڑے رہ گئے تھے اور ذلت میں بسر کرتے تھے تاہم حواری لوگ حضرت مسیح کی زندگی میں کوئی وفاداری کا کام دکھلا نہ سکے کسی کی ذرہ سی جھڑکی سے بھی الگ ہونے کو طیار ہو جاتے تھے کیا یہی اثر اس شخص کے وعظوں کا ہونا چاہیے جو خدائی کی قوتیں لیکر ظاہر ہو۔ غرض خدائی جلال محمدی زندگی سے ہی نمایاں ہے نہ یہ کہ ادنیٰ ادنیٰ لوگوں سے مار کھاتے پھریں اور کچھ خدا کی تائید ظاہر نہ ہو۔

اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ جبکہ ہمو متذکرہ بالا کے رو سے حضرت مسیح کی کوئی خدائی کی خصوصیت ثابت نہ ہو سکی تو کیا آپ کے اخلاق کے رو سے آپکی خدائی پر کوئی دلیل قائم ہو سکتی ہے مگر افسوس کہ اس تلاش میں بھی ہم ناکام رہے اور ہماری راست پسندی ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم گواہی دیں کہ حضرت مسیح کا ایک نیک خلق بھی عقلی طور پر ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ اخلاق دو قسم کے ہیں ایک (۱) بعض دولت اور ثروت کی حالت میں ثابت ہوتے ہیں (۲) اور بعض ایسی حالت میں کہ اول عاجزانہ طور پر زندگی بسر کر کے دشمنوں سے طرح طرح کے دُکھ اٹھائیں اور پھر انتقام لینے کے لیے پوری قدرت پا لیں۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ ان دونوں حصوں میں سے حضرت مسیح کے نصیب میں کوئی حصہ بھی اخلاق کا نہیں ہوا اگر وہ دولت اور ثروت کا زمانہ پاتے اور انواع اقسام کی فیاضیاں اور سخاوتیں اُن سے ظاہر ہوتیں تو ہم کہہ سکتے کہ وہ بڑے سخی اور فیاض تھے جنھوں نے اپنے وقت میں بیواؤں کو یتیموں کو مسکینوں کو بھوکوں کو قحط زدوں کو اپنے مال سے مدد دی۔ مگر اب ہم کس ثبوت کی بنا پر اُن کا نام سخی یا جواد رکھیں۔ اور اگر وہ دُکھ دیے جانے کے بعد قدرت اور حکومت کا زمانہ پاتے اور اپنے دشمنوں پر قابو پا کر پھر اُنکو بخشدیتے اور انتقام نہ لیتے تو ہم کہہ سکتے تھے کہ وہ بڑے عفو اور درگذر کرنیوالے تھے مگر اب انکے عفو کا ثبوت کیا دیں کا کوئی خلق ثابت نہیں اور تاریخی واقعات کے ذریعہ سے ایک ذرہ بھی اخلاقی نیکی اُنکی ثابت نہیں ہو سکتی یہ اور بات ہے کہ ہم اپنے نیک خیال سے انکو اچھا اور بزرگ نبی سمجھتے ہیں ایسا خیال ہمارا محض ایمانی رنگ میں ہے نہ عرفانی اور تحقیقی رنگ میں کیونکہ کوئی عقلی دلیل ہمارے ہاتھ میں نہیں۔

لیکن جب اُن کے مقابل پر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر نظر ڈالتے ہیں تو اعلیٰ درجہ کے ثبوت پر آں جناب کے دونوں قسم کے اخلاق ہمیں دکھائی دیتے ہیں عقل اور انصاف دونو ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم آپ کے اخلاق فاضلہ کا اقرار کر لیں کیونکہ آپ کی سخاوت کے متعلق بڑے بڑے کافروں نے گواہی دی ہے - باقی آئندہ

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و مالک کے چھپ کر شائع ہوا۔

قرزندانہ ارادت رکھتے ہیں اس لیے اس طبقہ کے تمام لوگوں کو بھی دل آزاری ہوئی ہے + پھر یہ کیسی حماقت اور نادانی ہے کہ حق کی بیجا مخالفت میں پیسہ اخبار اگر حد اعتدال سے کام نہیں لے سکتا تھا تو کم از کم برٹش لا سے ڈرتا اور اس قدر دلیری سے کام نہ لیتا +

ان سب سے بڑھ کر ایک اور مغالطہ آمیز جھوٹ پیسہ اخبار نے بولا ہے جس میں تعصب اور عداوت بھی ملی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کی علالت طبع کی خبر بھی طاعون والے مضمون کے ضمن میں لکھی ہے جس سے یہ ظاہر کرنا مقصد ہے کہ بتعقیب اعدا آنحضرت بھی مرض سے بیمار ہیں ولعنۃ اللہ علی الکذبین۔

پیسہ اخبار اور ہماری دور اندیش گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر جن لوگوں نے بیعت توبہ کی ہے اور جنھوں نے اس کو اپنا امام و مقتدا تسلیم کیا ہے اور جس میں گورنمنٹ کے معزز دیانت دار عہدہ دار اور دوسرے معزز تعلیم یافتہ تاجر ڈاکٹر پلیڈر اور ہر قسم کے معزز اہل حرفہ اور عوام داخل ہیں اور جو گورنمنٹ سے بھی ارادت اور وفاداری کا جوش رکھتے ہیں ان کی تعداد ستر ہزار سے بھی متجاوز ہے اور ایک لاکھ تک یہ جماعت بہت قریب پہونچنے والی ہے انکو اس خبر نے سخت دھوکا دیا ہے۔ حضرت اقدس کی صحت کی خبر انکی جاں پرور اور روح افزا ہے وہ یقیناً ایسی سے جیتے ہیں اپنے کسی عزیز سے عزیز کی بیماری اور صحت کی خبر انکی جان اور روح پر اتنا اثر نہیں ڈال سکتی جتنا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ پھر پیسہ اخبار نے اس خبر سے جو بالکل جھوٹ تھی اس وفادار گروہ کی سخت دل آزاری کی ہے اس قسم کے خطوط آئے ہیں جن میں پیسہ اخبار کے حوالہ سے حضرت اقدس کی صحت کے متعلق استفسار تھے۔ یہ سچ ہے کہ حضرت اقدس اپنی عدیم المثل فیاضی اور فراخ دلی کے باعث کوئی قانونی چارہ جوئی نہیں کرنا چاہتے لیکن کیا کسی نا عاقبت اندیش کو اس سے یہ سبق لینا ضروری نہیں ہے کہ وہ جرات اور جسارت کرکے بیحیائی کے ساتھ ایک شریف گروہ کی دل آزاری کرے؟

پیسہ اخبار کو ۴ ۲ مئی ۱۹۰۲ء سے پہلے پہلے حضرت حجۃ اللہ علیہ السلام کی بیماری درد ریح اور پھر اس سے شفایاب ہو جانے کی خبر الحکم کے خاص نمبر کے ذریعہ مل چکی تھی پھر اس کے بعد ایسی خبر کا مشتہر کرنا بجز عداوت اور رنج دہی کے اور کیا مقصد رکھ سکتا ہے۔

بہر حال یہ جھوٹ ہیں جو پیسہ اخبار نے بولے ہیں اب پیسہ اخبار کا فرض ہے کہ یا تو ان واقعات کو صحیح ثابت کر دکھائے یا اپنے اخبار کے ذریعہ اپنی غلطی کا اعتراف کرے۔ اور آیندہ ان لوگوں کی تحریروں کو وثوق سے نہ پڑھے جو قادیان کے سماجی یا اور ان کے ہمجنس اسکو لکھتے ہیں مبادا پھر آپکو مخمصہ میں نہ ڈالے۔

ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اس قسم کی جھوٹی خبروں کے مخزن زیادہ قادیان کے سماجی ہیں جنمیں نہ کوئی ڈاکٹر ہے نہ حکیم نہ بید۔

ہم پیسہ اخبار سے چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بریت کے لیے ایسے شخص کا نام ظاہر کرے جس نے اس قسم کی جھوٹی خبریں اسے پہونچائی ہیں۔ ہم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپورہ کی توجہ بھی اس طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں کہ وہ اس قسم کی تشویش انگیز خبروں کے دینے والیکا مناسب نوٹس لیں۔

ہم اس کے متعلق اسوقت اور کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

آخر میں پھر پیسہ اخبار کے ایڈیٹر سے خواہش کرتے ہیں کہ وہ اپنی اس غلطی کی تردید اپنے اخبار کے ذریعہ کرے اور آیندہ سوچ سمجھکر واقعات صحیحہ کی بناپر لکھے اگر لکھنے سے نہ رہ سکے۔

ہم پیسہ کے اڈیٹر سے بڑھ کر اس معاملہ میں پادری فتح مسیح صاحب کی تعریف کرتے ہیں جنھوں نے بازاری خبروں پر اعتبار نہیں کیا بلکہ مزید احتیاط اور حزم سے کام لیکر براہ راست حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی اس معاملہ کے متعلق دریافت فرمالیا۔

پیسہ اخبار کا اڈیٹر پادری فتح مسیح سے احتیاط کا سبق لے

کتاب آیاتُ الرحمٰن

مصنفہ حضرت علامہ زمان فاضل عصر جناب مولانا مولوی **سید محمد احسن** صاحب امروہوی عم فیضہ بجواب کتاب **عصای موسیٰ** مصنفہ بابو الٰہی بخش صاحب لاہوری چھپکر طیار ہو گئی ہے حضرت مقدس سید کریم النسب ممدوح نے جس خوبصورتی اور معقولی و منقولی طرز میں پر عصای موسیٰ کا رد فرمایا ہے وہ بیان نہیں آسکتا درحقیقت آیات الرحمن کو ہاتھ میں لیکر پڑھے بغیر رہا نہیں جاتا اور ختم کے ایک افسوس رہ جاتا ہے کہ یہ کتاب کیوں ختم ہو گئی اور پر لطف یہ ہے کہ اس کتاب کے بار بار پڑھنے سے بار بار لطف حاصل ہوتا اور نئے نئے معارف کھلتے ہیں

قطعہ

ارض و سما ہیں سارے ثنا خوان احمدی
لوگو چلو دکھائیں تمہیں شان احمدی
مشاد و سرو لالہ و گل اور تو ہیا
جوبن پہ آرہا ہے گلستان احمدی
توحید کی جو مے سی ہیں سرشار آج کل
چلتے ہیں جھوم جھوم کے مستان احمدی

تثلیث اور توحید

جہاں تک میں سوچتا ہوں ان لوگوں کے لیے جو خدا تعالے کے وجود کو مانتے اور اس کی ہستی اور اسکی تمام پاک صفات اور جزا سزا پر ایمان رکھتے ہیں سب سے ضروری امر یہ ہے کہ وہ نجات کے صحیح طریقہ کو تلاش کریں اور خدا کے قدیم قانون قدرت اور صحیفہ فطرت اور اس کی پاک کتابوں کی تعلیم کی کھلی کھلی شہادتوں سے اور نیز جو اس کی کتابوں پر ایمان لانے والے فرقے ہیں انکی کثرت رائے سے اور دوسرے زندہ ثبوتوں سے اگر یہی ثابت ہوتا ہے کہ بغیر مسیح کے خون کے نجات نہیں اور بغیر عقیدہ تثلیث کے رہائی نہیں تو اس صورت میں بڑا گناہ ہوگا کہ اس عقیدہ کو قبول نہ کیا جاوے کیونکہ جس جگہ یہ تمام امور اکٹھے ہوں گے ممکن نہیں کہ وہ امر غلط ہو لہذا ضروری ہے کہ اسوقت ان پانچوں پہلوؤں پر نظر ڈالیں اور پھر جو نتیجہ نکل سکتا ہے معزز ناظرین کو اس کی اطلاع دیدیں *

نجات کے بارے میں جس طریق کی طرف مسیحی واعظان دعوت کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نجات ان دو باتوں پر موقوف ہے اول یہ کہ ایک شخص ہر طرح پر تثلیث پر ایمان لاوے کہ باپ اور بیٹا اور روح القدس کو ایک وجود سمجھے اور پھر تین بھی اور ان کا تین ہونا عقیدہ رکھے اور پھر ایک بھی (۲) اور دوسری بات یہ کہ وہ اس بات پر ایمان لاوے کہ یسوع مسیح نے صلیب کے ذریعہ سے کفر اس لعنت سے پورا حصہ لیا جو شیطان اور اس کے گروہ کے لیے قدیم سے طیار کی گئی تھی۔ اور اس طور سے اپر ایمان لانے والے اس لعنت کے پہلوں اور نتیجوں سے بچائے گئے جو کفر اور ظلم اور طرح طرح کی بدکاریوں کا خیال دل میں ڈالتی اور بے ایمانی کی راہ سکھاتی اور دلوں کو اندھا کر دیتی اور خدا سے بیزار اور جدا کر دیتی ہے اور ایسے لوگ جو اس لعنت سے حصہ لیتے ہیں ان کے لیے یہ ضروری امر ہے کہ شیطان کے وارث ہو کر بے ایمان اور خدا سے برگشتہ ہو جائیں اور ہمیشہ کے جہنم میں جائیں کیونکہ لعنت شیطان کے منہ کا سیاہ داغ ہے۔

مگر یسوع مسیح نے دنیا سے محبت کی کہ ایسی مہلک اور خطرناک لعنت جو ایمان کی دشمن ہے جس کے ایسے مہلک اور خطرناک نتیجے ہیں اپنے باپ سے درخواست کر کے اپنے ہی دل پر وارد کرالی۔

یہ وہ دو باتیں ہیں جنپر مسیحی صاحبوں کے عقیدہ کے رو سے نجات موقوف ہے لیکن افسوس کہ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ نہ تو خدا کا قانون قدرت اور نہ صحیفہ فطرت ان کا مصدق ہے اور نہ اس کی پاک کتابوں میں انکی کوئی گواہی پائی جاتی ہے اور نہ کوئی زندہ ثبوت انکا مؤید ہے اور نہ اہل کتاب کی کثرت رائے نے انکی سچائی پر مہر لگائی ہے۔

اول تثلیث کو دیکھو تو خدا کا قانون قدرت بالکل اس کے مخالف ہے۔ خدا نے ہر ایک بسیط چیز کو کروی شکل پر پیدا کیا ہے جو توحید سے نہایت مناسب ہے دیکھو آفتاب و ماہتاب ستارے زمین سب کروی شکل پر ہیں یہاں تک کہ عناصر کی شکل بھی کروی ہی ثابت ہوتی ہے۔ اگر پانی کے ایک قطرہ کو دیکھو تو اسکو بھی کروی شکل کا ہی پاؤ گے اب ظاہر ہے کہ اگر تثلیث کا مسئلہ صحیح ہوتا تو ہر ایک بسیط کی سہ گوشہ شکل ہونی چاہیے تھی اور ضروری تھا کہ آسمان کے ستارے اور زمین کے عناصر سب سہ گوشہ شکل رکھتے تا تثلیث پر انکی دلالت ہوتی۔ یہ عجیب بات ہے کہ خدا کی تو ذات میں تثلیث ہو۔ مگر اسکے ہاتھ سے نکلے ہوئے تمام بسائط کروی شکل رکھیں اب خوب غور کر لو کہ خدا کا قدیم قانون قدرت تثلیث کے عقیدہ کی کچھ بھی تائید نہیں کرتا بلکہ اس کی نفی کرتا ہے

اب جب کہ قانون قدرت سے تثلیث پر کوئی شہادت پیدا نہ ہوئی تو ہم صحیفہ فطرت کو دیکھتے ہیں کہ کیا اس میں سے تثلیث پر کوئی گواہی ملتی ہے تو فی الفور ثابت ہوتا ہے کہ صحیفہ فطرت بھی مسئلہ تثلیث کا ایسا ہی مخالف ہے جیسا کہ قانون قدرت۔ حضرات عیسائی صاحبان اسبات کو مانتے ہیں بلکہ کتاب میزان الحق میں پادری ڈاکٹر فنڈل صاحب نے اسبات کا اقرار کر لیا ہے کہ اگر کسی جزیرہ میں ایسے لوگ موجود ہوں جنکو انسانی عقل دی گئی ہے اور تثلیث کی تعلیم ان تک نہیں پہنچی تو ان سے قیامت کو محض توحید کی بازپرس ہو گی تثلیث کی بازپرس نہیں ہو گی۔ اب دیکھیے کہ اگر انسان کے صحیفہ فطرت میں تثلیث کی شریعت موجود ہوتی تو ضرور ایسے لوگوں سے جو اس کے منکر ہیں اور عقل رکھتے ہیں گو تثلیث کی تعلیم ان تک نہیں پہونچی خدا کا مواخذہ ہوتا اگر صحیفہ فطرت میں صانع حقیقی کی طرف سے کوئی تثلیث کا نقش بھی موجود ہے تو کیا وجہ کہ اسپر عملدرآمد نہ کرنے سے بازپرس نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ وہ شریعتیں جو انسانوں کو نبیوں کی معرفت ملی ہیں وہ باطنی شریعت کا

کلماتِ طیبات

حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلہ کیلیے دیکھو گذشتہ اشاعت

اُنھوں نے بڑے بڑے منصوبے کیے خون تک کے مقدمے بنوائے مگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو باتیں ہوتی ہیں وہ منقطع نہیں ہوسکتیں۔ میں تمھیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اگر انسانی ہاتھوں اور انسانی منصوبوں کا نتیجہ ہوتا تو انسانی تدابیر اور انسانی مقابلے اب تک اسکو نیست و نابود کر چکے ہوتے انسانی منصوبوں کے سامنے اسکا بڑھنا اور ترقی کرنا ہی اس کے خدا کیطرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔ پس جسقدر تم اپنی قوتِ یقین کو بڑہاؤگے اُسی قدر دل روشن ہوگا۔

قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی نا اُمید نہ ہو مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالےٰ سے مایوس ہوجاتے ہیں ہمارا خدا عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر خدا ہے۔ قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اسکا مطلب بھی سمجھلو + اپنی زبان میں بھی دعائیں کرلو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھکر نہ پڑھو بلکہ اسکو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھکر پڑھو + نماز کو اسی طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔ البتہ اپنی حاجتوں اور مطالب کو مسنون اذکار کے بعد اپنی زبان میں بیشک ادا کرو۔ اور خدا تعالےٰ سے مانگو ہمیں کوئی حرج نہیں ہے اس سے نماز ہرگز ضائع نہیں ہوتی۔ آجکل لوگوں نے نماز کو خراب کر رکھا ہے نمازیں کیا پڑھتے ہیں ٹکریں مارتے ہیں نماز تو بہت جلد جلد مُرغ کیطرح ٹھونگیں مار کر پڑھ لیتے ہیں اور پیچھے دعا کے لیے بیٹھے رہتے ہیں نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے نماز سے نکل کر دعا کرنے سے وہ اصل مطلب کہاں حاصل ہوسکتا ہے۔ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں جاوے اور اسکو اپنا حال عرض کرنے کا موقع بھی ہو لیکن وہ اُسوقت تو کچھہ نہ کہے لیکن جب دربار سے باہر جاوے تو اپنی درخواست پیش کرے۔ اسے کیا فائدہ ایسا ہی حال ان لوگوں کا ہے جو نماز میں خشوع خضوع کے ساتھہ دعائیں نہیں مانگتے + تمکو جو دعائیں کرنی ہوں نماز میں کر لیا کرو اور پورے آداب الدعا کو ملحوظ رکھو۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کے شروع ہی میں دعا سکھائی ہے۔ اور اس کے ساتھہ ہی دعا کے آداب بھی بتا دیے ہیں۔ سورہ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دعا نماز ہی میں ہوتی ہے + چنانچہ اس دعا کو اللہ تعالےٰ نے یوں سکھایا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الیٰ آخرہ

یعنی دعا سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی جاوے + جس سے اللہ تعالیٰ کے لیے روح میں ایک جوش اور محبت پیدا ہو + اس لیے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سب کو پیدا کرنے والا اور پالنے والا اَلرَّحْمٰنِ جو بلا عمل اور بن مانگے دینے والا ہے اَلرَّحِیْمِ پھر عمل پر بھی بدلا دیتا ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دیتا ہے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ہر بدلا اُسی کے ہاتھہ میں ہے نیکی بدی سب کچھہ اللہ تعالےٰ ہی کے ہاتھہ میں ہے۔ پورا اور کامل موحد تب ہی ہوتا ہے جب اللہ تعالےٰ کو مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ تسلیم کرتا ہے + دیکھو حکام کے سامنے جاکر ان کو سب کچھہ تسلیم کرلینا یہ گناہ ہے اور اس سے شرک لازم آتا ہے اس لحاظ سے کہ اللہ تعالےٰ نے انکو حاکم بنایا ہے انکی اطاعت ضروری ہے۔ مگر انکو خدا ہرگز نہ بناؤ انسان کا حق انسان کو اور خدا تعالےٰ کا حق خدا تعالیٰ کو دو پھر یہ کہو

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھہ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ الخ

ہمکو سیدھی راہ دکھا یعنی اُن لوگوں کی راہ جنپر تو نے انعام کیے اور وہ نبیوں صدیقوں شہیدوں اور صالحین کا گروہ ہے اس دعا میں ان تمام گروہوں کے فضل اور انعام کو مانگا گیا ہے۔ اُن لوگوں کی راہ سے بچا جنپر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہوے۔ غرض یہ مختصر طور پر سورہ فاتحہ کا ترجمہ ہے اسی طرح سمجھہ سمجھہ کر ساری نماز کا ترجمہ پڑھ لو۔ اور پھر اسی مطلب کو سمجھکر نماز پڑھو۔ طوطے کی طرح کے حرف رٹ لینے سے کچھہ فائدہ نہیں + یہ یقیناً سمجھو کہ آدمی میں سچی توحید آہی نہیں سکتی جب تک وہ نماز کو طوطے کیطرح پڑھتا ہے روح پر وہ اثر نہیں پڑتا اور ٹھوکر نہیں لگتی جو اسکو کمال کے درجہ تک پہونچاتی ہے۔ عقیدہ بھی یہی رکھو کہ خدا تعالےٰ کا کوئی ثانی اور ندّ نہیں ہے اور اپنے عمل سے بھی یہی ثابت کرکے دکھاؤ۔

خدا تعالےٰ کی دو زبردست گواہیاں ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے

ہوتی … ہیں اول گواہی اُس کی کتاب کی ہے جو قرآن شریف ہے قرآن شریف میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب صحیح اور سچ ہے اور ہم ایمان لائے اور یقین کرتے ہیں کہ یہ خدا تعالے کی طرف سے ہے پس اسکو مانو اور دوسری گواہی اُس کے کام کی ہے زمین و آسمان اپنی شہادتوں سے اسکی سچائی کو ثابت کرتے ہیں + اللہ تعالے نے جس سلسلہ کو جو قائم کیا ہے اور مجھے جو پیدا کیا ہے تو اسمیں بھی ان دونوں گواہیوں کو ساتھ رکھا ہے۔

اول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کا بڑی صفائی کے ساتھ قرآن شریف میں ذکر کیا اور ۳۰ آیتوں میں کھول کھول کر اُسکی موت بیان کی۔

دوم قرآن شریف نے یہ بھی تعلیم دی کہ حقیقی مردے کبھی واپس نہیں آئینگے۔

سوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ ٹھیرا کر یہ تعلیم دی کہ جس طرح سلسلہ موسوی میں رسول آتے رہے محمدی سلسلہ میں بھی اسکا نمونہ اور نظیر ہوگی گویا اس سلسلہ کا خاتم الخلفا موسوی سلسلہ کے خاتم الخلفا کے نام پر مسیح کے نام سے آئے گا۔

چنانچہ ان وعدوں کے موافق جب خدا نے مجھے **مسیح موعود** بنا کر بھیجا تو میری تائید میں زمین اور آسمان نے بھی اپنی شہادت کو ادا کر دیا۔

یعنی زمین کی حالت بجائے خود ایسی ہوگئی کہ وہ پکار پکار کر کہہ رہی تھی کہ خدا کا مامور اور مصلح اسوقت آئے وہ ہر قسم کے فساد سے بد تر ہوگئی تھی اسلام پر خطرناک حملے شروع ہوچکے تھے آسمان نے اپنے نشانوں سے بڑی شہادت دی چنانچہ جسطرح پر پہلے کہا گیا تھا اسی طرح اپنے وقت پر کسوف و خسوف ہوگیا + زمین کے دوسرے نشانات میں سے **طاعون** بھی ایک بڑا نشان ہے غرض جو کچھ تسلی کے لیے ضروری تھا وہ خدا نے سب پورا کر دیا ۔ اگر کسیکو خبر نہیں تو اُسے چاہیے کہ ان کتابوں کو جو میں نے لکھی ہیں پڑھے یا سُنے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے نشانات کو وقت پر پورا کیا ہے بغیر علم کے انسان اندھا ہوتا ہے اور جہالت ایک موت ہے پس اس نابینائی اور موت سے بچنا چاہیے خدا کے نشانات سمندر کی طرح بہ رہے ہیں ۔ ایک زبردست اور کھلا کھلا نشان **طاعون** کا ہے جو خدا تعالیٰ نے طعنہ کرنے والوں اور سفیہوں کے لیے رکھا ہوا تھا وہ بھی پورا ہوگیا میں سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالے اسوقت **غضب** میں ہے ۔ انکی باتوں پر ہنسی کی گئی اُسکے نشانوں کو ذلیل قرار دیا گیا اس لیے خدا کے قہر کے دن آگئے اب دیکھو گے کہ وہ کیا کرے گا اب وہ وقت آیا ہے کہ یہ

الہام پورا ہورہا ہے دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔

اس لیے اب وہ وقت ہے کہ نیک بخت کو بھی ڈرنا چاہیے کیونکہ خدا بے نیاز ہے مروّت کو یاد رکھو کہ یہ دن خدا کے غضب کے ہیں نمازوں پر پکے ہوجاؤ تہجد پڑھو اور عورتوں کو بھی نماز کی تاکید کرو۔

غرض یہہ **طاعون** خدا کا قہر ہے عقلمند وہی ہے جو ہوا پہچان لے + اور خدا کی باتوں پر صدق دل سے ایمان لے آئے۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ جو اسوقت عذاب دے رہا ہے وہ ایک خاص کام کے لیے عذاب دیرہا ہے ۔ ہمارے سلسلہ کی بابت مولویوں صوفیوں یا سجادہ نشینوں سے بات کرو تو وہ پہلے ہی گالیاں دینی شروع کر دیتے ہیں اب دیکھلو کہ خدا تعالیٰ کا صبر کتنا بڑا ہے کہ تیرہ برس سے اوپر ہونیکو آیا کہ خدا کے پاک نبیوں اور راست بازوں اور برگزیدوں کو گالیاں دیجاتی ہیں اور انکی بےحرمتی اور ذلت کے لیے ہر قسم کے وسائل اختیار کیے جاتے ہیں آخر اُس نے ان سب نبیوں اور خصوصاً ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو قائم کرنے کے لیے سلسلہ قائم کیا اور جب سے یہ قائم ہوا اُس کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوا جو پہلے راستبازوں کے ساتھ ہوا تھا + مگر آخر خدا تعالیٰ نے ان حد سے بڑھے ہوئے بیباکوں اور شوخ چشموں کا علاج کرنا چاہا ہے ۔ اسمیں شک نہیں کہ وہ بہت حلیم ہے مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ جب پکڑتا ہے تو سخت پکڑتا ہے ۔ کیا سچ کہا ہے ۔ **شعر**

ہان مشو مغرور بر حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں + ایک تو وہ سعید الفطرت ہوتے ہیں جو پہلے ہی مان لیتے ہیں یہ لوگ بڑے ہی دور اندیش اور باریک بین ہوتے ہیں۔ جیسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور ایک بیوقوف ہوتے ہیں جب سر پر آپڑتی ہے تب کچھ چونکتے ہیں اس لیے تم اس سے پہلے کہ خدا کا غضب آجاوے **دعا کرو** اور اپنے آپ کو خدا کی پناہ اور حفاظت میں دیدو ۔ دعا اسوقت قبول ہوتی ہے جب دل میں درد اور رقت پیدا ہو اور ہمارا اور غضب الٰہی دور ہو + لیکن جب بلا سر پر آئی بے شک اُسوقت بھی ایک درد پیدا ہوتا ہے مگر وہ درد قبولیت دعا کا جذب اپنے اندر نہیں رکھتا یقیناً سمجھو کہ اگر مصیبت سے پہلے اپنے دلوں کو گداز کروگے اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنی اور اپنے خاندان کی حفاظت کے لیے گریہ و بکا کروگے تو تمھارے خاندان اور تمھارے بچے طاعون کے

عذاب سے بچائے جائیں گے۔ اگر دنیا داروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی + **میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔** بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔

میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخشدیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اسکی حفاظت کرتے ہیں ایک گاؤں میں اگر ایک آدمی نیک ہو تو اللہ تعالیٰ تو اس نیک کی رعایت اور خاطر سے اس گاؤں کو تباہی سے محفوظ کر لیتا ہے لیکن جب تباہی آتی ہے تو پھر سب پر پڑتی ہے مگر پھر بھی وہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی نہج سے بچا لیتا ہے + سنۃ اللہ یہی ہے کہ اگر ایک بھی نیک ہو تو اس کے لیے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں۔

جیسے حضرت ابراہیم کا قصہ ہے کہ جب لوط کی قوم تباہ ہونے لگی تو ابراہیم نے کہا کہ اگر سو میں سے ایک بھی نیک ہو تو کیا تباہ کر دیگا کہا نہیں آخر ایک تک بھی نہیں کرونگا فرمایا لیکن جب بالکل حد ہی ہو جاتی ہے تو پھر **لا یخاف عقبٰہا** خدا کی شان ہوتی ہے پلیدوں کے عذاب پر وہ پروا نہیں کرتا کہ انکی بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا اور صادقوں اور راستبازوں کے لیے **کان ابوھما صالحًا** کی رعایت کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ اور خضر کو حکم ہوا تھا کہ ان بچوں کی دیوار بنادو اس لیے کہ انکا باپ نیکبخت تھا اور اسکی نیکبختی کی خدا نے ایسی قدر کی کہ پیغمبر اسکے مزدور ہوئے۔ غرض ایسا تو رحیم کریم ہے لیکن اگر کوئی شرارت کرے

اور زیادتی کرے تو پھر بہت بُری طرح پکڑتا ہے۔ وہ ایسا غیور ہے کہ اسکے غضب کو دیکھکر کلیجہ پھٹتا ہے دیکھو لوط کی بستی کو کیسی تباہ کر ڈالا۔

اسوقت بھی دنیا کی حالت ایسی ہی ہو رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لائی ہے تم بہت اچھے وقت آگئے ہو اب بہتر اور مناسب یہی ہے کہ تم اپنے آپکو بدلا لو۔ اپنے اعمال میں اگر کوئی انحراف دیکھو تو اسے دور کرو تم ایسے ہو جاؤ کہ نہ **مخلوق کا حق** تمہارے ذمہ رہے نہ **خدا کا**۔ یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اسکی دعا قبول نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ ظالم ہے۔

باقی آیندہ

مختصر نوٹ اور نکات

ہم نے الحکم کی اس اشاعت میں اردو میگزین سے توحید اور تثلیث کے عنوان سے شائع ہونے والا مضمون بایں وجہ نقل کیا ہے اول یہ کہ اس مضمون کی اشاعت اور وسیع ہو دوسرے اردو میگزین کیطرف ناظرین الحکم کو توجہ۔

خدا کا کلام حکمت کے طریقوں سے انسان کو ترقی کے منار تک پہونچاتا ہے وہ اس سے شرم نہیں کرتا کہ انسان کو جو انسانیت سے گرا ہوا ہے ظاہری ناپاکیوں سے بھی چھڑائے جیسا کہ وہ باطنی ناپاکیوں سے چھڑاتا ہے اس نے اپنے پاک کلام میں انسانوں کو دونوں قسم کی پاکیزگی کی طرف ترغیب دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے **ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطھرین** یعنی خدا توبہ کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے اور انکو بھی جو جسمانی طہارت کے پابند رہتے ہیں۔

نادان **مخلوق پرست** اور مردہ اور مادہ کی پرستار قومیں بعض اوقات باوجودیکہ خود روحانیت سے بالکل دور ہیں اسلام کے بعض شعائر جیسے وضو اور طہارت وغیرہ اسپر اعتراض کرتے ہیں کہ جسمانی طہارت کیطرف کیوں توجہ دلائی؟ افسوس یہ کہ تیرہ دل لوگ اتنا نہیں جانتے کہ نبی چونکہ روحانی باپ ہوتا ہے اسلیے وہ تدریجاً ہر ایک ناپاکی سے چھڑانا اور ہر ایک خطرہ سے بچانا چاہتا ہے پس اول درجہ کی ناپاکی جو انسان کو وحشیانہ حالت میں ڈالتی ہے جسمانی ناپاکی ہی اور یہی کئی خطرناک امراض اور مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں پس ضروری تھا کہ خدا کی کامل کتاب اپنی تعلیم کی ابتدا اسی سے کرتی تاکہ وحشیانہ حالتوں سے نکالکر انسان بناتی پھر اخلاق فاضلہ اور طہارت باطنی کے آداب و احکام سکھا کر انسانوں کو مہذب انسان بناتی اور پھر محبت الٰہی فنا فی اللہ کے باریک دقائق تک پہنچا کر مہذب انسانوں کو باخدا انسان بنادیتی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

بارہا سوال ہوتا ہی کہ خدا تعالیٰ اپنے کلام کو نبیوں اور رسولوں کے بھیجنے کے بغیر ہی تو نازل کر سکتا تھا اسقدر نبیوں کو بھیجنے کی کیا ضرورت ہی؟ اصل بات یہ ہی کہ انبیا کی بعثت کی اصل غرض یہ ہوتی ہی کہ وہ روحانی بیماریوں کو دیکھکر ان کے حسب حال علاج کریں۔ اسلیے وہ برائی کو نشانہ کیطور پر دیکھکر اس کی روکنے کے لیے نصائح ضروریہ کی تیر اندازی کرتے ہیں اور نیکی سو اخلاق کی کسی عضو کیطرح پاکر جو اپنے محل سے ٹل گیا ہو اپنی حقیقی صورت اور محل پر لانا چاہتے ہیں چونکہ یہ علاج بیمار کے روبرو ہونیکی حالت میں منصور ہے اور کسی حالت میں کما حقہ ممکن نہیں اسلیے اللہ تعالیٰ نے چند ہزار نبی اور رسول بھیجے اور انکی شرف صحبت میں مشرف ہونے کا حکم دیا۔ تاکہ ہر ایک زمانہ کے لوگ مجسم دیدہ نمونوں کو پاکر اور انکے وجود

دارالامان اور پیسہ اخبار کا طاعون

جو مضمون ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اگرچہ اسکی کا مفہوم اور خلاصہ ہم سابقہ اشاعتوں میں درج کر چکے ہیں لیکن پیسہ اخبار کے خبث اور کذب کے افشا اور اعلان کے لیے جو اس نے قادیان میں طاعون کے عنوان سے لکھکر ظاہر کیا ہے ہم اس مضمون کو پورے تین مرتبہ شائع کریں گے اور دیکھیں گے کہ پیسہ اخبار کہاں تک راست بازی اور صداقت کی قدر کرکے اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہے۔

ایڈیٹر

۲۴ مئی ۱۹۰۲ء کے پیسہ اخبار کے صفحہ، کالم اول میں قادیان میں طاعون سے موت کے عنوان سے ایک مختصر نوٹ ایڈیٹر پیسہ اخبار کی طرف سے شائع کیا گیا ہے جس میں یہی نہیں کہ ایڈیٹر نے حق پژوہی اور خدا ترسی سے کام نہ لیکر قلم اٹھایا ہے بلکہ اخبار نویسی کے عام اصول اور قانونی حدود کی نگہداشت کو بھی ملحوظ خاطر نہیں رکھا۔ چنانچہ (جیسا کہ ہمارے اس مضمون کے پڑھنے والوں کو معلوم ہو جاوے گا) اس نے اپنے نوٹ میں تین خطرناک جھوٹ بولے ہیں جن میں سے ایک تو ایسا ہے کہ اس سے پبلک کو مغالطہ دینا چاہا ہے اور وہ یہ ہے کہ قادیان میں طاعون کی کسی واردات کے ہو جانے کو حضرت اقدس مسیح موعود کی پیشگوئی **انہ اوی القریۃ** کے خلاف قرار دیا ہے حالانکہ حضرت اقدس نے کبھی اس قسم کی کوئی تحریر شائع ہی نہیں کی کہ قادیان میں شاذ واردات بھی نہ ہوگی بلکہ جب سے کہ یہ الہام ہوا اس کے متعلق جسقدر تحریریں الحکم میں یا اور صورت میں شائع ہوئی ہیں یہی ظاہر کیا جاتا رہا ہے کہ قادیان میں اس انتشار افراتفری اور موت الکلاب سے محفوظ رہے گا جو دوسرے شہروں میں طاعون کیوجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی لیے جب دوسرے لوگوں کو اس مقابلہ کی دعوت کی گئی تو صاف لفظوں میں لکھا تھا کہ ان سے بھی اسیقدر مطالبہ کیا جاتا ہے مقابلہ میں جو اقرب بالامن ثابت ہو وہ صادق کی سچائی پر گواہ ٹھیرے گا۔ چنانچہ خود پیسہ اخبار نے اپنے اخبار میں اپنا اعتراض بصورت اعتراض پیش کیا تھا کہ یہ پیشگوئی کی تاویل کے لیے لکھا جاتا ہے۔

پھر جس حال میں پہلے سے پیسہ اخبار خود جانتا تھا کہ انہ اوی القریۃ کے معنے اس مضمون کو اپنے اندر نہیں رکھتے کہ وہاں کوئی بھی واردات طاعون کی نہ ہو اور نہ ایسا شائع کیا گیا ہے تو پھر الہام شائع کردہ کے خلاف ایک بات کا مشتہر کرنا کیسی ناخدا ترسی اور ناانصافی ہے بس سب سے **پہلا جھوٹ** تو پیسہ اخبار کا یہ ہے کہ اس نے خود بخود حضرت اقدس کے الہام کے خلاف ایک معنی تجویز کرکے پبلک کو دھوکا دینا چاہا چنانچہ اس امر کی صراحت کے لیے ہم ذیل میں وہ فقرات درج کرتے ہیں جو اس الہام کے متعلق شائع کیے گئے دیکھو الحکم مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۶ کالم ۱۳

انہ اوی القریۃ کا جو الہام ایک عرصے سے آنحضرت کو ہو چکا ہے اس کے متعلق فرمایا کہ میں اسکے معنی یقیناً یہی سمجھتا ہوں کہ وہ افراتفری اور قیامت خیز نظارہ جو طاعون کی وجہ سے پیدا ہو رہا ہے اس سے اللہ تعالیٰ قادیان کو ضرور محفوظ رکھے گا اگرچہ یہ امر ممکن ہے کہ کوئی کیس یہاں ہو جاوے مگر وہ النادر کالمعدوم کے ضمن میں ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدہ کے موافق ہمیں یقین ہے کہ وہ ہمیں سخت تشویش اور سخت اضطراب سے ضرور محفوظ رکھے گا۔

پھر خود حضرت اقدس نے جو رسالہ دافع البلاء کئی ہزار چھاپ کر شائع کیا ہے اس کے صفحہ ۵ کے حاشیہ میں نہایت صراحت کے ساتھ **الہام انہ اوی القریۃ** کی تفسیر کر دی ہے ہم اس کو بجنسہ ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ پبلک خود صحیح نتیجہ نکالنے کے قابل ہو جاوے اور وہ یہ ہے۔

حاشیہ

اوی عربی لفظ ہے جس کے معنے ہیں تباہی اور انتشار سے بچانا اور اپنی پناہ میں لے لینا۔ یہ اسبات کیطرف اشارہ ہے کہ طاعون سخت بربادی بخش وہ ہے جس کا نام طاعون جارف ہے یعنی جھاڑو دینے والی جس سے لوگ جابجا بھاگتے ہیں اور کتوں کی طرح مرتے ہیں یہ حالت انسانی برداشت سے بڑھ جاتی ہے۔ پس اس کلام الٰہی میں یہ وعدہ ہے کہ یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہیں ہوگی اسی کی تشریح یہ دوسرا الہام کرتا ہے کہ لولا الاکرام لھلک المقام یعنی اگر مجھے اس سلسلہ کی عزت ملحوظ نہ ہوتی تو میں قادیان کو بھی ہلاک کر دیتا۔ اس الہام سے دو باتیں سمجھی جاتی ہیں

اول یہ کہ کچھ حرج نہیں کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان میں بھی کوئی واردات شاذونادر طور پر ہو جاوے جو بربادی بخش نہ ہو اور موجب فرار و انتشار نہ ہو کیونکہ شاذونادر معدوم کا حکم رکھتا ہے۔

۲۔ دوسرے یہ کہ یہ امر ضروری ہے

کہ جن دیہات اور شہروں میں بمقابلہ قادیان کے سخت سرکش اور شریر اور ظالم طبع اور بدچلن اور مفسد اور اس سلسلہ کے خطرناک دشمن رہتے ہیں اُن کے شہروں یا دیہات میں ضرور بربادی بخش طاعون پھوٹ پڑے گی یہانتک کہ لوگ بیحواس ہو کر ہر طرف بھاگیں گے۔ ہم نے اَوی کا لفظ جہاں تک وسیع ہے اُس کے مطابق یہ معنے کر دیے ہیں اور ہم دعوےٰ سے کہتے ہیں کہ **قادیان میں کبھی طاعون جارف نہیں پڑے گی جو گاؤں کو ویران کرنے والی اور کھا جانے والی ہوتی ہے** مگر اس کے مقابل پر دوسرے شہروں اور دیہات میں جو ظالم اور مفسد ہیں ضرور ہولناک صورتیں پیدا ہوں گی تمام دنیا میں ایک قادیان ہے جس کے لیے یہ وعدہ ہوا فالحمد للہ علی ذالک

منہ

اب اس تحریر کے پڑھ لینے پر وہ انسان بڑا ہی ظالم اور نا اہل ہو گا جو یہ کہے گا کہ حضرت اقدس کے الہام کا یہ منشا تھا کہ قادیان میں طاعون کا ایک بھی کیس نہیں ہو گا پس سب سے **پہلا جھوٹ تو پیسہ اخبار کا** یہ ہے کہ اس نے خلاف الہام امر کو پیش کرنا چاہا ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اس وقت قادیان میں طاعون ہے یا پیسہ اخبار نے جو وارداتیں لکھی ہیں وہ طاعون سے ہوئی ہیں یہ صحیح ہے ہرگز نہیں بالکل جھوٹھ ہے اور یہ **دوسرا جھوٹ** ہے جو پیسہ اخبار نے بولا ہے اور اس میں **نو (۹) جھوٹھ ہیں** جنکو ہم نمبروار ذیل میں درج کرتے ہیں۔

پہلا جھوٹ

مولا چوکیدار کی وفات کا باعث طاعون قرار دیتا ہے حالانکہ ہم نے گذشتہ اشاعت میں سرکاری کتاب کے حوالہ سے بتایا ہے کہ وہ طاعون سے نہیں مرا چنانچہ ہم نے دکھایا ہے کہ رجسٹر اموات و پیدائش قادیان نمبر ۳ دیہہ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۲ء میں اسکی وفات بذریعہ بخار درج ہے۔

یہ شخص ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو مرا ہے اگر وہ طاعون سے اسوقت مرا تھا اور رجسٹر میں غلط باعث بخار درج ہوا ہے تو پھر پیسہ اخبار یا وہ دروغگو نامہ نگار جس نے پیسہ اخبار کو ایسی جھوٹھی خبر دی ہے گویا قادیان کے نمبردار اور بٹالہ کے ڈپٹی انسپکٹر تحصیلدار اور ضلع گورداسپور کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر پر یہ الزام لگاتا ہے کہ انھوں نے ایک واردات کو مخفی کیا اور سرکاری طور پر اس کی اطلاع نہیں دی گئی پیسہ اخبار بہت جلد اس شخص کا نام ظاہر کرے جس نے اس قسم کا تشویش افزا خط لکھا ہے تاکہ ایسی جھوٹی خبریں شائع کرانے کی وجہ سے ہم افسران مجاز کو اسکی بابت اطلاع دیکر بہرحال یہ افسران مجاز کا فرض ہے کہ ایسے شخص کے متعلق مناسب انتظام کریں

دوسرا جھوٹ

بھو چوکیدار کی وفات کے متعلق ہے یہ شخص ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو مرا ہے اور نمبر ۶۹ کتاب مذکور میں باعث موت بخار درج ہے

تیسرا جھوٹ

مولا کی بیوی۔ یہ بہت ہی خطرناک جھوٹھ ہے مولا کی بیوی اسوقت تک قادیان میں موجود ہے ایک زندہ شخص کی نسبت اس کے مرنے اور طاعون سے مرنے کی متوحش خبر شائع کرنا پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کو خوب معلوم ہے قانونی جرم ہے جس سے اس عورت کے رشتہ دار چارہ جوئی کر سکتے ہیں کیا پیسہ اخبار کا اپنا فرض ہے کہ وہ ایسے غلط بیان شخص پر ہزار بار نفرین کرے

چوتھا جھوٹ

مولا کی لڑکی کا بھی طاعون سے مرنا ظاہر کیا گیا ہے بحالیکہ ساری عمر میں مولا کے ہاں کوئی لڑکی ہوئی ہی نہیں پھر اس غلط ساز واردات کی بابت ہم بجز اس کے کیا کہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

پانچواں جھوٹ

ممتو کی بیوی کا مرنا بھی طاعون سے ظاہر کیا گیا۔ بحالیکہ یہ بیچاری ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو بعارضہ کھانسی و بخار فوت ہوئی ہے جو رجسٹر اموات نمبر ۳۷ پر درج ہے کیا دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کی مری ہوئی عورت پیسہ اخبار کو آج طاعون سے مری ہوئی ثابت ہوئی خوب!۔

چھٹا جھوٹ

صدرو لد بھاگا باشندہ قادیان میں اس نام کا کوئی شخص ابھی تک ہمکو معلوم نہیں ہوا اور نہ رجسٹر پیدائش و اموات میں درج ہے بھاگا ایک باشندہ ہے مگر اسکا کوئی لڑکا اس نام کا نہیں ہے اور نہ فوت ہوا ہے۔

ساتواں جھوٹ

پسر بڈھا تیلی۔ یہ لڑکا سگ گزیدہ تھا اور رجسٹر مذکور میں اسکی ہلاکت کا باعث بھی درج ہے مگر ہمیں افسوس ہے کہ ایڈیٹر پیسہ اخبار کے نزدیک وہ طاعون سے مرا گویا جسقدر واقعات اور وارداتیں پیسہ اخبار نے دی ہیں وہ سب کی سب جھوٹ ہے

پیسہ اخبار اگر اپنی وقعت کو کم نہیں کرنا چاہتا تو آیندہ ایسے دوستوں پر اعتماد نہ کرے ورنہ اسے سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔

آٹھواں جھوٹھ

مولوی حکیم نور الدین صاحب کی کسی رشتہ دار عورت کی نسبت طاعون سے مر جانے کی جھوٹی خبر مشتہر کر کے انکے صدہا عزیزوں اور لاکھوں دوستوں کو رنج پہونچایا ہے۔

مولوی صاحب کے عزیزوں میں کوئی عورت نہ طاعون سے بیمار ہوئی اور نہ ہلاک ہوئی حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب حکیم الامۃ کی رشتہ دار عورت (سیاس) کے طاعون سے ہلاک ہونیکے متعلق

جو جھوٹ پیسہ اخبار نے بولا ہے وہ قانونی زد سے باہر نہیں ہے اور اسی لیے جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ظاہر کیا ہے اس رنجیدہ خبر کی اشاعت کے متعلق سردست قانونی حقوق کو محفوظ رکھا گیا ہے کیونکہ اس خبر نے مولوی صاحب جیسے عزیز و دوستوں کے وسیع دائرہ والے شخص کے متعلقین کو اس سے تشویش میں ڈالا ہے اور نہ صرف مولوی صاحب ہی کے تعلق والوں کو بلکہ ان لوگوں کو بھی جو مولوی صاحب کی عفیفہ پارسا زاہدہ ساس کے رشتہ دار ہیں اور چونکہ وہ مشہور و معروف صوفی منشی احمد جان صاحب مرحوم کی اہلیہ ہیں جن کے ہزاروں مرید مختلف مقامات میں رہتے ہیں اور اپنی اس روحانی والدہ سے مخلصانہ اور فرزندانہ ارادت رکھتے ہیں اس لیے اس طبقہ کے لوگوں کی بھی دل آزاری ہوئی ہے۔ پھر یہ کیسی حماقت اور نادانی ہے کہ حق کی بیجا مخالفت میں پیسہ اخبار اگر خدا ترسی سے کام نہیں لے سکتا تھا تو کم از کم برٹش لا سے ڈرتا اور سقدر دلیری سے کام نہ لیتا۔

ان سب سے بڑھ کر ایک اور مغالطہ آمیز جھوٹ پیسہ اخبار نے بولا ہے جس میں تعصب اور عداوت بھی ملی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ و السلام کے دشمنوں کی علالت طبع کی خبر اسی طاعون والے مضمون کے ضمن میں لکھی ہے جس سے یہ ظاہر کرنا مقصد ہے کہ نصیب اعدا آنحضرت بھی مرض سے بیمار ہیں ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

پیسہ اخبار اور ہماری دور اندیش گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر جن لوگوں نے بیعت توبہ کی ہے اور جنھوں نے آپکو اپنا امام و مقتدا تسلیم کیا ہے اور جسمیں گورنمنٹ کے معزز ریاستدار عہدہ دار اور دوسرے معزز تعلیم یافتہ تاجر ڈاکٹر پلیڈر اور ہر قسم کے معزز اہل حرفہ اور عوام داخل ہیں اور جو گورنمنٹ سے سچی ارادت اور وفاداری کا جوش رکھتے ہیں ان کی تعداد ستر ہزار سے بھی متجاوز ہے اور ایک لاکھ تک پہونچنے والی ہے انکو اس خبر نے سخت دھوکا دیا ہے۔ حضرت اقدس کی صحت کی خبر انکی جاں پرور اور روح افزا ہے وہ یقیناً ایسی ہے جیسے ہیں اپنے کسی عزیز سے عزیز کی بیماری اور صحت کی خبر ان کی جان اور روح پر اتنا اثر نہیں ڈال سکتی جتنا حضرت اقدس کی۔ پھر پیسہ اخبار نے اس بد خبر سے جو بالکل جھوٹھ تھی اس وفادار گروہ کی سخت دل آزاری کی ہے۔ ہمیں قسم کے خطوط آئے ہیں جنمیں پیسہ اخبار کے حوالہ سے حضرت اقدس کی صحت کے متعلق استفسار تھے۔ یہ سچ ہے کہ حضرت اقدس اپنی عدیم المثل فیاضی اور فراخدلی کے باعث کوئی قانونی چارہ جوئی نہیں کرنا چاہتے لیکن کیا کسی ناعاقبت اندیش کو اس سے سبق لینا ضروری نہیں ہے کہ وہ جرأت و جسارت کرکے بیحیائی کے ساتھ ایک شریف گروہ کی دل آزاری کرے؟۔

پیسہ اخبار کو ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۲ء سے پہلے پہلے حضرت حجۃ اللہ کی بیماری درد سر اور پھر اس سے شفایاب ہو جانے کی خبر الحکم کے خاص نمبر کے ذریعہ مل چکی تھی پھر اس کے بعد ایسی خبر کا مشتہر کرنا بجز عداوت اور رنجیدہ ہی کے اور کیا مقصد رکھ سکتا ہے۔

بہر حال یہ جھوٹھ ہیں جو پیسہ اخبار نے بولے ہیں اب پیسہ اخبار کا فرض ہے کہ یا تو ان واقعات کو صحیح ثابت کر دکھائے یا اپنے اخبار کے ذریعہ اپنی غلطی کا اعتراف کرے۔ اور آئندہ ان لوگوں کی تحریروں کو وثوق سے نہ پڑھے جو قادیان کے سماجی یا اور ان کے ہمجنس اسکو لکھدیتے ہیں اور اپنے آپکو مخمصہ میں نہ ڈالے۔

ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اس قسم کی جھوٹی خبروں کے مخزن زیادہ قادیان کے سماجی ہیں جنمیں نہ کوئی ڈاکٹر ہے نہ حکیم نہ بید +

ہم پیسہ اخبار سے چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بریت کے لیے ایسے شخص کا نام ظاہر کرے جس نے اس قسم کی جھوٹی خبریں اسے پہونچائی ہیں۔ ہم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی توجہ بھی اسطرف منعطف کرانا چاہتے ہیں کہ وہ اس قسم کی تشویش افزا خبروں کے دینے والے کا مناسب نوٹس لیں۔

ہم اس کے متعلق اسوقت اور کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

آخر میں پھر پیسہ اخبار کے اڈیٹر سے خواہش کرتے ہیں کہ وہ اپنی اس غلطی کی تردید اپنے اخبار کے ذریعہ کرے اور آئندہ سوچ سمجھکر واقعات صحیحہ کی بنا پر لکھو اگر لکھنے سے نہ رہ سکے۔

ہم پیسہ کے ایڈیٹر سے بڑھ کر اس معاملہ میں پادری فتح مسیح صاحب کی تعریف کرتے ہیں جنھوں نے بازاری خبروں پر اعتبار نہیں کیا بلکہ مزید احتیاط اور حزم سے کام لیکر براہ راست حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی اس معاملہ کے متعلق دریافت فرمالیا۔ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر پادری فتح مسیح سے احتیاط کا سبق لے *

کتاب آیات الرحمٰن

مصنفہ فاضل امروہی سید محمد احسن صاحب احمدی

بجواب

عصائے موسیٰ الٰہی بخش صاحب لاہوری طیار ہے قیمت ۴؍

ملنے کا پتہ - منیجر انجمن اشاعت اسلام قادیان

خط

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

جناب حافظ صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں محض بنصح خالص سے چند باتیں عرض کرتا ہوں امید ہے کہ آپ انہیں متقی اور پر خشیت اور موحدانہ قلب سے غور فرماویں گے۔ عوام اور خواص میں سائر دائر ہے کہ جب کسی شخص کا نیک ہونا ثابت کرنا ہوگا تو انہیں وہ علل ثابت کیجاویں گے جو مسلم الفریقین نیکوں میں پائے جاتے ہیں اور کسی کی بدی ثابت کرنے میں مسلم بدوں کے احوال مد نظر ہوتے ہیں۔ جسقدر انبیا و مامورین من اللہ آئے ہیں اُن کے وقت میں چار گروہ ہوتے رہے ہیں (۱) متقین۔ (۲) مخالفین (۳) غافلین جو کہ باوجود سُننے مامور کی صدا کے اور ظہور آیات کے انکشاف حال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور دنیوی حظوظ میں مشغول رہتے ہیں (۴) طالبین۔

اوّل گروہ تو سابقین فائزین وغیرہ خطابات پاتا ہے

دوم سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰیٰتِیَ الَّذِیۡنَ یَتَکَبَّرُوۡنَ فِیۡہَا کا مصداق ہو کر خسر الدنیا والاخرۃ سے حصہ لیتے ہیں

سوم صم بکم ہوتے اور انکی طبیعت عاکف اتاقی الدنیا حسنۃ پر محصور رہنے سے لا یرجعون ولا یہتدون کے نیچے آ کر درک اسفل میں رہتے ہیں۔

چہارم وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا کا مصداق ہونے سے لنہدینہم کے وعدہ کے نیچے ہوتے ہیں۔

حضرت سیدنا خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر تفکر کرتے سے اقسام اربعہ اور اُن کے احوال احکام کا پورا انکشاف ہو سکتا ہے۔ آیت خلافت وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ الخ کے بعد وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ کا ذکر کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ مَنۡ لَّمۡ یَعۡرِفۡ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدۡ مَاتَ مِیۡتَۃً الۡجَاہِلِیَّۃِ وغیرہا صراحۃً دلالۃ کرتے ہیں کہ خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے خلفا کے وقت میں بھی تقسیم سابق جاری رہتی ہے۔ اسوقت میں جبکہ ضلالۃ اپنے انتہائی نقطہ تک پہونچی اور ۱۴ صدی کا آغاز ہوا اور اس میں تھا ایک شخص کی آواز آئی کہ میں اُس خدا کی طرف سے مامور اور خلیفہ اور مجدد اور امام ہو کر آیا ہوں کہ جو راستباز و نبی کی صداقت کو اپنے نشانات اور زور آور حملوں سے ظاہر کرتا اور مفتری کو مہلت نہیں دیتا بلکہ جلد ہلاک کر دیتا ہے اس آواز کو سُنکر بہت سے راستبازوں اور صدیقی جماعت نے ابوبکر کیطرح سر ارادت جھکایا اور اُسکی عمر گذشتہ کے سوانح پر غور کرتے ہوئے لَیۡسَ بِوَجۡہِ کَذَّابٍ اور لَا یُخۡزِیۡکَ اللّٰہُ اَبَدًا الخ کہکر اُس پر فدا و شیدا ہو کر یار غار بنگئے۔ بعض طالب حق رہے کہ وہ اپنے وقت پر سعادت ہدایت حاصل کرتے رہے اور کرتے ہیں۔ اور کچھ معاند اور غافل دنیا پرست ہوئے جو کہ خدائی وعید کے نیچے آ گئے۔

اے میرے پیارے حافظ صاحب اپنے دل میں نگاہ کر کے دیکھ کہ تو کس گروہ میں ہے۔ کیا یہ سچ بات نہیں کہ اگر یہ پکارنے والا واقعہ میں وہی مہدی اور مسیح موعود ہے کہ جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اور ہمارے آبا و اجداد اسکی آرزو میں گذر گئے تو پھر اسکی شرف بیعت سے محروم رہنے والا کسقدر حرمان کا مستحق کیا بلکہ سخت عذاب الٰہی کا مستحق ہوگا۔

پس اے میرے پیارے حافظ صاحب آپ پر فرض ہے کہ آپ ایک سچے طالب بنکر بے غل و غش اور متقی اور غائر دل کے ساتھ اس پکارنے والے کی انکشاف صدق و کذب کے طالب بنجاویں۔

میں پہلے تمہید کے مطابق آپکو ایک راہ بتاتا ہوں جس سے آپ اس صداقت کی سڑک پر چلکر مقصد اصلی تک پہونچ جاویں۔ پہلے آپ ان راستباز و نبی کی صداقت کا ایک یا متعدد معیار قائم کر لیں کہ جس سے آپ یا سب دنیا یا محققین ان مسلم راستبازوں کی صداقت ثابت کرتے یا مانتے ہیں۔ پھر اُس معیار کو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کے حق میں جاری کریں اگر اس کسوٹی پر (کہ جس سے سب راستباز و نبی صداقت ثابت ہوئی) حضرت اقدس کی صداقت ثابت ہو جاوے تو مان لیں ورنہ نہ مانیں اور وہ طرز ہرگز اختیار مت کرو کہ جس کے سبب سے پہلے ہلاک ہوئے قرآن مجید میں مخالفوں اور غافلوں دنیا پرستوں کی ہلاکت کی راہیں مفصل بیان ہیں۔ اور جب حضرت اقدس مرزا صاحب کے متعلق کوئی اعتراض کرو تو ایسا نہ کرو کہ وہ اعتراض براہ راست اُن راستبازوں پر وارد ہو جو کہ آپکے نزدیک مسلم ہیں یا یوں کہو کہ وہ اعتراض ایسا ہو کہ پہلے راستبازوں کے مدمقابل نے وہ اعتراض اُن راستبازوں یا ان کے براہین و آیات پر یا انکی ذاتیات پر کیا ہو کیونکہ وہ یقیناً ہلاکت کی راہ ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جو شخص اس ضابطہ اور قانون کے مطابق حضرت مرزا صاحب کی صداقت کی تلاش کرے گا وہ بہت جلد حضرت اقدس کی صداقت کو ضرور ضرور تسلیم کر لے گا میں نے بار بار آزما کر دیکھا ہے کہ جب کسی مخالف سے بات چیت ہوئی اور معیار مذکورہ پر حضرت اقدس کی صداقت ثابت کی گئی مخالف اُس کی تردید سے صاف عاجز ہو جاتا ہے اور آج کے دن تک کسی مخالف نے حضرت مرزا صاحب پر ایسا اعتراض نہیں کیا

جو پہلے مسلم راستبازوں پر وارد نہ ہوا کو اُن راستبازوں کے مخالفوں نے اُن پر نہ کیا ہو۔ میں اس راہ پر آپ کے ساتھ کچھ آگے بھی جلیب کرتا ہوں۔ قرآن مجید پر ایمان لانے والے بخوبی جانتے ہیں کہ جسطرح خدا کی ذات اور صفات کے سب دلائل اور آیات سے بڑی دلیل راست باز ہوتی ہیں اسی طرح رست بازوں کی صداقت کی بڑی دلیل اور بڑا معیار خدائے علیم قدیر کی گواہی ہوتی ہے چنانچہ قرآن مجید پہلے امر کو هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ الخ میں ثابت کرتا اور دوسرے امر کو وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا سے مبرہن فرماتا ہے۔ پس جس مدعی کے واسطے خدائے علیم قدیر کی گواہی پائی جاوے وہ صادق ہے اور جس کے لیے وہ زبردست شہادۃ نہ ہو وہ کاذب ہے۔ خداوند کریم کی گواہی یوں تو ہوتی ہے اور نہ اس کی شان کے لائق ہے کہ وہ اپنی کبریائی کے پردے اُتار کر انسانوں کیطرح کسی مجلس منعقدہ میں حاضر ہو کر گواہی دیکر کہ یہ شخص میری طرف سے مرسل اور مبعوث اور مامور ہے بلکہ خداوند تعالیٰ کی شہادت عموماً چار طور پر ہوتی ہے۔

اول اپنے اس کلام میں کہ جو پہلے رست بازوں پر اُتارتا ہے

دوم اپنے اس پر شوکت اور پر حکمت ومعارف اور مشتمل بر پیشگوئیہا کلام سے جو اس مدعی پر اُترتی ہے

یہ دونوں قسم کلامی شہادت ہوتی ہیں۔

سوم۔ اُن تائیدات اور نشانات وآیات کو کرامات ومعجزات کے ذریعہ سے جو کہ انسانی طاقت سے بالاتر ہوتے ہیں

چہارم اس ہوا مخالف اور موافق سے جو کہ اس کے دعوی کے پہلے متصل چلتی ہے مخالف ہوا اسبات کو بتاتی ہے کہ جب ضلالت اس غایت درجہ کو پہونچی ہے تو اب ضرور کوئی نہ کوئی مصلح آئیگا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ہونے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے مصلح اتم واکمل کی ضرورت پر گواہی دی تھی اور موافق اس بات کیطرف دلالت کرتی ہے کہ وہ مصلح فلاں فلاں اصلاح کرے گا جیسا کہ عرب میں ابی کبشہ وغیرہ کی ایک عظیم الشان کمیٹی اسبات کے واسطے قائم ہوئی تھی کہ شرک بُری چیز ہے اور توحید ہی منبع الخیرات ہے پس اسی کو پھیلانا چاہیے۔ اور اس ہوا نے صاف بتا دیا تھا کہ وہ مصلح شرک کو باطل کرے گا اور توحید کو پھیلا دے گا۔ یہ دونوں قسمیں خدائے قدیر کی فعلی گواہی ہوتی ہیں۔ پس اے میرے پیارے حافظ صاحب آپ حضرت صاحب کے دعوی کی صداقت کے واسطے پہلے چار شہادتیں تلاش کریں۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ جسطرح خداوند کریم نے حضرت رسول اکرم خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے چار قسم کی شہادتیں بکثرت دی تھیں ہو بہو اسی طرح حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کے صدق دعوی پر خداوند کریم نے چاروں شہادتیں بکثرت پیش کردی ہیں لیکن افسوس یہی ہے کہ جسطرح احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سوچنے والے اور خوف خدا رکھنے والے دل بہت کم تھے اسی طرح غلام احمد صلی اللہ علیہما وسلم کے وقت میں بھی ایسے دل بہت کم ہیں۔ حافظ صاحب خط کی اور وقت کی تنگی مجھکو آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دیتی لیکن پھر بھی آپ کی محبت اور راستہ کا پر خوف ہونا مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ کچھ اور بھی آپ کے ساتھ جلب کروں۔ میرے پیارے حافظصاحب چونکہ ایمانیات میں ایمان بالغیب مطلوب ہوتا ہے اور اصل غرض ہمیں قوت نظریہ کا امتحان ہوتا ہے اس لیے نمبرا شہادۃ میں بہت کچھ اجمال اور استعارات سے غیبت کا رنگ چڑھایا جاتا ہے چنانچہ حضرت اشرف الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی جس قدر کتب سابقہ میں پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں یا پائی جاتی تھیں انمیں اجمال اور استعارات سے غیبت کا رنگ بہت کچھ موجود تھا۔ کیا یہی کچھ کم بات تھی کہ اخیری نبی اسرائیلی (مسیح) نے آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بتایا کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ نام جو پیدایش کے بعد رکھا گیا محمد تھا صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور نبی ہونے تک وہ اسی نام سے بُلائے جاتے تھے اور کبھی احمد کے نام سے مشہور نہ تھے۔ مسیح کا حال پہلی کتابوں میں صاف درج تھا کہ مسیح اُسوقت آئے گا کہ جب ایلیا نبی آسمان سے اُترے گا حالانکہ جب مسیح آئے تو ان سے پہلے کوئی ایلیا آسمان سے نہ اُترا تھا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو یہ کہنا پڑا کہ انجیل میں میرا نام احمد ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ کہنا پڑا کہ وہ ایلیا جو مجھسے پہلے آنا تھا وہ یحییٰ بن ذکریا ہے لیکن باوجود اس کے ایک سوچنے والے اور متقی دل کے واسطے نمبرا کی گواہی میں اسقدر قرائن جمع ہوتے ہیں جو اس کے لیے بین ثبوت ہوتا ہے اور وہ استعارات کو استعارات قرار دیکر بینات کیطرف رجوع کر کے مطلب تک پہونچ جاتا ہے۔ خداوند کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اور پہلے انبیا کی معرفت یہ کہدیا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری خلیفہ مہدی اور مسیح ہوگا اس سے اگرچہ وہم ہو سکتا تھا کہ وہی اسرائیلی مسیح ہوگا جیسا کہ ایلیا سے مراد پہلا ایلیا سمجھا گیا تھا لیکن خداوند کریم نے ایسے امور جمع کردے جو کہ اہل بصیرت کے واسطے کافی گواہ ہیں کہ وہ مسیح اسرائیلی مسیح نہیں ہوگا بلکہ آں حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ایک شخص

حضرت اقدس کا خط

احمدی قوم کے نام

مدرسہ کی ضروریات کے لئے جناب مرزا خدابخش صاحب کے متعلق۔

ذیل میں ہم حضرت حجۃ اللہ کا ایک گرامی نامہ جو حضور علیہ السلام نے احمدی قوم کے نام لکھا ہے ہم درج کرتے ہیں وہ مطالب اور مقاصد خود اسی سے واضح ہوں گے جن کے لیے یہ کرامت نامہ لکھا گیا ہے جناب مرزا خدابخش صاحب دارالامان کی اسی غرض کے لیے۔ا ماہ حال کو روانہ ہوتے ہیں

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جمیع اخوان واحباب این سلسلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سب سے پہلے مجھے اللہ تعالیٰ کا شکر دل میں جوش مارتا ہے جس نے میری جماعت کو سچی ارادت اور محبت اور ہمدردی عطا فرمائی ہے اگر خدا تعالیٰ کا فضل ان کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ توفیق ان کو ہرگز نہ دی جاتی کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے قدم پر اس درجہ کی اطاعت کرتے کہ باوجود اپنی مالی مشکلات اور کمی آمدن کے اپنی طاقت سے بڑھ کر خدمت مالی میں مصروف ہوتے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اُن سب کے مالوں میں برکت دے اور یہ نصرت اور اعانت جو وہ دینی اغراض کی تکمیل کے لیے کر رہے ہیں خدا تعالیٰ دونوں جہانوں میں اُن کی بھلائی کا موجب کرے آمین ثم آمین

بعد اس کے اے عزیزان اسوقت اخویم میرزا خدا بخش صاحب کو آپ صاحبوں کی خدمت میں اس غرض سے روانہ کیا جاتا ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مدرسہ قادیان کی قائمی کے لیے جو آمدن ہونی چاہیئے اس کی حالت بہت ابتر ہے اور اگر یہی حال رہا تو پھر اس مدرسہ کا قیام مشکل ہے اگرچہ ہمارے سلسلہ کے لیے جو اصل غرض ہماری زندگی کی ہے کوئی عمدہ اور معتدبہ نتیجہ ابھی تک اس مدرسہ سے پیدا نہیں ہوا مگر اسمیں کچھ بھی شک نہیں کہ اگر پوری احتیاط اور انتظام سے کام لیا جاوے تو پیدا ہو سکتا ہے۔ زمانہ حال میں حکمت عملی پر چلنے والے جسقدر فرقے ہیں انہوں نے مان لیا ہے کہ سادہ دلوں پر اثر تعلیم ڈالنے کے لیے جس قدر سریع الاثر اور پائدار یہ طریق ہے اور کوئی طریق نہیں اسی لیے وہ لڑکے جو پادریوں کے سکولوں کالجوں میں پڑھکر اور ایک مدت تک ان کے زیر اثر رہ کر جسقدر خراب ہوتے اور نفرت دل سے اسلام کے دشمن ہو جاتے ہیں اسقدر وہ لوگ نہیں ہوتے جو محض روپیہ کے لالچ سے عیسائی ہوتے ہیں سو جبکہ دلوں پر اثر ڈالنے کا ایک یہ بھی طریق ہے تو ہم کیوں اسمیں پیچھے رہیں بہرحال اس **مدرسہ** کا قائم رہنا اسی بات پر موقوف ہے کہ ہماری جماعت کی اس طرف بھی پوری توجہ ہو۔ بباعث اس سلسلہ کے ابتدائی حالت کے ہر ایک شاخ میں مشکلات تو بہت ہیں **منارہ** کے لیے ابھی روپیہ کافی نہیں بعض **کتابیں** جن کے لیے ارادہ ہے کہ کم سے کم **بیس بیس ہزار** چھپ جائیں اُن کے لیے کچھ بھی سامان نہیں **مہمان خانہ** کے لیے بعض ضروری عمارتوں کی ضرورت ہے اُن کے لیے روپیہ نہیں لیکن یہ ایسے امور ہیں کہ ابھی ہماری جماعت کی طاقت سے خارج معلوم ہوتے ہیں اور میں دعا کرتا ہوں کہ ان غموں کو خدا تعالیٰ ہمارے دل پر سے دور کرے لیکن اگر ہماری جماعت کی توجہ ہو تو قادیان کے مدرسہ کے قائم رہنے کے لیے بالفعل بہت مدد کی ضرورت نہیں اگر **ایک ہزار آدمی چار چار آنے ماہواری** اپنے ذمہ قبول کرے تو **۲۵۰ - اڑھائی سو روپیہ** ماہواری مدرسہ کو مل سکتا ہے اور ترقی کے بعد فیس کی آمدن بھی ہو سکتی ہے غرض اس مشکل کے دور کرنے کے لیے **مرزا خدابخش صاحب** کو روانہ کیا جاتا ہے ہر ایک صاحب جو اس کام کیلئے کوئی مدد تجویز فرماویں وہ لنگرخانہ سے اس مدد کو مختلط نہ کر دیں یہ اختیار ہوگا کہ اگر مقدرت نہ ہو تو لنگرخانہ کی رقم ... سے جو اُن کے ذمہ ہے کچھ کم کر کے اسمیں شامل کر دیں مگر اسکو بالکل الگ رکھیں اور یہ رقم بخدمت محبی عزیزی اخویم **نواب محمد علیخان صاحب** بمقام قادیان یا جسکو وہ تجویز کریں آنی چاہیے تا حساب صاف رہے کیونکہ لنگرخانہ کا روپیہ میرے پاس پہونچتا ہے اور یہ کام دقت سے خالی نہیں کہ پہلے مدرسہ کا روپیہ میرے پاس پہونچے اور پھر میں وہ روپیہ کسی دوسرے کے حوالہ کروں بالفعل یہ تمام کاروبار مدرسہ **نواب صاحب موصوف** کے ہاتھ میں ہے پس انہیں کے نام روپیہ آنا چاہیے بہرحال اس مدرسہ کے لیے کوئی خاص رقم مقرر ہونی چاہیے جو ماہ بماہ آیا کرے میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ قائمی مدرسہ بامید اس نیک نتیجہ کے ہے جس کے ہم امیدوار ہیں اسی لیے ہم اس سلسلہ کے ضروری اخراجات میں اسکو شریک کرتے ہیں والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

الراقم المتضرع الی اللہ الصمد

غلام احمد

عافاہ اللہ وایّد